

145

اسرار حافطہ

جس میں حافطہ کو حیرت انگیز درجہ تک
بروردست اور مضبوط بنائے گئے مضمین
پر بڑی عالمانہ بحث کی گئی ہے

انہ جناب بنامہ پتہ حنفیہ دلاوری
مستحق کاشت اور وغیرہ

بار دوم ۱۹۰۵ء

نیشنل پبلک

جلد ہادی پریس واقع جھوڑالی میں لاہور اشیر اسٹریٹ نمبر ۱۰۰ کے تمام سے طبع ہوا

فہرست مضامین

صفحہ	مضون	صفحہ	مضون	نمبر
۳۳	میسوری البتہ یعنی ابجد ہندسہ	۱۸	دیا چہ	۱
۳۴	انگریزی زبان جلد سیکھنے کے	۱۹	قوتِ حافظہ اور اسکی ضرورت	۲
۳۵	نادر طریق	۹	حافظہ اور اسکے اقسام	۳
۳۶	تواریخ اور جغرافیہ یاد کرنے کے	۱۰	طریق و اصول یادداشت	۴
۳۸	سہل ترین طریق	۱۳	وجوہات کمزوری حافظہ	۵
۳۹	ایک سرسری نظریں کتاب کا	۱۳	صحت اور حافظہ	۶
۴۰	مضون یاد کرنے کی ترکیب		عام بے اعتدالیوں کا حافظہ	
۴۱	بغیر ادوات پکھڑینے کی نیگلہ	۲۲	پہاڑ	
۴۲	ترکیب	۱۵	نوٹ بک کے فوائد اور نقصانات	
۴۳	نظم اور حافظہ	۱۶	قوتِ حافظہ میں ترقی کی گنجائش	
۴۴	طریق مطالعہ و کتب بینی	۱۹	تدبیر ترقی حافظہ	
۴۵	علم فراموشی اور اسکے فوائد	۱۹	توجہ	
۴۶	کسی شخص کا چارچلن اسکی یادداشت	۲۰	باقاعدہ شن اور دہرائی	
۴۷	سے معلوم کرینا طریق	۲۲	مشاہدہ و عادت غور و محض	
۴۸	کسی شخص کی عمر بتانیکا عجیب	۲۳	فوائدِ ڈائری	
۴۹	طریق	۲۴	اسرارِ نبیہ	
۵۰	حاشیہ میں کسی سال کی خبر کی	۲۴	اصولِ مشاہد	
۵۱	یاد کرنے کا مجید	۲۴	تسلیل خیالات	
		۳۲	باقاعدہ تقسیم و ترتیب	

جسمانی ترقی بالکل سدود ہے اور اس پہلو میں اسکی حالت بہت کچھ قابلِ رحم بن گئی ہے۔ اور توانے دماغی میں سب سے زیادہ بوجہ جس قوت پر ڈالا جاتا ہے وہ قوت حافظہ ہے۔ یہ وہ قوت ہے کہ جس پر انسانی زندگی کا ہر ایک کام منحصر ہے۔ اس بے بہا طاقت کی قیمت و قدر کا اندازہ لگانا انسانی طاقت سے باہر ہے مگر افسوس کہ بہت سے لوگوں کا حافظہ اس قدر کمزور پایا جاتا ہے کہ وہ کئی ایک مفید اور ضروری واقعات کے یاد رکھنے سے قاصر ہیں جس وجہ سے انکو اکثر کامیابی اور پیشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور یہ تکلیف زیادہ تر بے قاعدہ اور حد سے بڑھ کر دماغی محنت و مشقت کرنے کی وجہ سے اور بھی بڑھ رہی ہے چونکہ عام لوگ اسباب کمزوری و تذبذب ترقی حافظہ سے بالکل ناواقف اور بے خبر ہیں۔ لہذا ایسی کتاب کی اشد ضرورت معلوم ہوتی ہے جس میں علاوہ وجوہات کمزوری بیان کرنے کے اُن تمام طریق و تدابیر کا ذکر ہو جن سے ایک کمزور حافظہ نہ صرف مضبوط اور زبردست بن سکے بلکہ حیرت انگیز درجہ تک بھی ترقی کر سکے۔

یورپین ممالک میں کئی ایک ایسے میموری سسٹم متوجع ہیں جن پر عمل کرنے سے بیشک بہت کچھ ترقی ہوسکتی ہے۔ مگر اول تو وہ ہمارے حسبِ حال نہیں ہوتے۔ دوسرے انکی قیمتیں بھی ہم ہندوستانیوں کی حیثیت سے بہت بڑھ کر ہوتی ہیں۔ اس واسطے میں نے بڑی محنت اور تجسس کے بعد غالباً وہ تمام قیمتی راز اور مفید تدابیر یکجا کئے فائدہ کی خاطر قلمبند کر دیے ہیں۔ جن کا سینکڑوں روپیہ کے صرف کرنے سے بھی حاصل کرنا محال تھا۔ مجھے یقین ہے کہ میری یہ کوشش شائقینِ علم و ہنر کے لئے عموماً اور طالب علموں کے لئے خصوصاً از حد مفید ثابت ہوگی۔ لیکن وہ یہ ہرگز امید نہ رکھیں کہ اس کتاب کا صرف مطالعہ ہی اُنکے حافظہ کو اس قدر تیز اور مضبوط بنا دیگا۔ کہ وہ جو کچھ پڑیں یا سنیں انکو فوراً زبرد یاد ہو جاوے۔ ہاں صفحات آئندہ میں جو جو قواعد بیان کئے گئے ہیں ان پر عمل کرنے سے یقینی طور پر ایک خراب حافظہ بالکل درست اور

دیباچہ

ہمارے ملک کے طریقہ تعلیم میں اس قدر نقص اور قبا حقیں پائی جاتی ہیں کہ ان کا مفصل بیان کرنے کے لئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ یہاں صرف اتنا بیان کر دینا ہی کافی ہوگا کہ معاینین کی کثرت اور کتابوں کی بھرمار نے ملک کی خواندہ طبیب پر ایسا بڑا اثر ڈالا ہے کہ خدا کی پناہ! بیچارے طالب علم رات سون صبح و شام معاینین کی تیاری میں سر توڑ معروف ہیں نہ انکو کھانے کا مزہ نہ پیچھے کا لطف۔ انکو ایک طرف تو بیکاری اور مفلسی نظر آتی ہے۔ دوسری طرف مقابلہ کی میزان گڑی ہے۔ کہ جب سپر پورا اتنا ہر ایک کا کام نہیں۔ اور وہی علوم و فنون بے قدر ہو رہے ہیں۔ اور ہر حصولِ معاش کے لئے روز بروز زیادہ سرگرمی اور سخت کشکش نظر آ رہی ہے۔ بیچارے کریں تو کیا کریں۔ اس جدوجہد اور جان توڑ محنت کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ طالب علموں کے ہاتھ سے صحت جیسی نعمت غیر مترقبہ کہ جس پر تمام لطف زندگی منحہ ہے چلی جاتی ہے اور بموجب قول اخبار امرت بازار پتھر کا ہماری درس گاہیں ایک گونہ مرغ کھلانے کی مستحق نظر آتی ہیں۔ حیرت کا انتقام یہ ہے کہ جوں جوں طلباء تعلیم میں ترقی پاتے ہیں۔ دن بدن توانائی اور تندرستی کو ہاتھ سے کھو تے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ملکی خیر خواہوں کا عین فرض ہے کہ جہاں ایک طرف وہ ملک کو موجودہ طریقہ تعلیم کے نقائص سے آگاہ کریں وہاں دوسری طرف تحصیل علم کے لئے سہل اور مفید تجاویز پیش کریں کہ جن پر عمل کرنے سے لاکھوں نازک بچوں کی محنت کا بوجھ ہلکا ہو۔ صرف اسی صورت میں ہمارے ملک کی آئندہ امیدیں سرسبز و شاداب نظر آ سکتی ہیں۔

آج کل جتنا کام دراصل دماغی توانائی سے بیا جاتا ہے اتنا کسی اور لحاظ سے نہیں بیا جاتا یہی وجہ ہے کہ توانائی جسمانی کی کم استفادگی سے طالب علموں کی

قوتِ حافظہ اور اُس کی ضرورت

حافظہ اُس قوتِ ذہنی کا نام ہے کہ جس سے ہم ان تمام خیالات اور واقعات کو جو ہمیں حواسِ ظاہری و باطنی سے معلوم ہوں یاد رکھ سکیں۔ یہ وہ قوت ہے کہ جسکی بدولت انسان کو درحقیقت دیگر تمام حیوانات پر شرف حاصل ہے۔ کیونکہ انسان تو اپنی گزشتہ زندگی کی غلطیوں اور بدکرداریوں کے نتائج کو اُس قوت کی مدد سے اپنی آنکھوں کے سامنے لاکر اقدامِ مایعہ سے پرہیز کرتا اور آئندہ کی اصلاح و ترقی کے لائق بن سکتا ہے۔ جبکہ حیوانات اس سے غافل خواہ بہرہ ور نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دماغی ذخیرہ جمع نہیں کر سکتے۔

پس وجہ اپنے سامانِ دنیوی میں کسی قسم کی اصلاح و ترقی کرنے سے معذور ہیں جنہی ترقی کہ ہم آجکل میدانِ علم و ہنر میں دیکھ رہے ہیں وہ سب اسی کی طفیل سے ہے۔ شاہ سے گدا اور بچے سے بوڑھے تک اسی کے فیض کے محتاج ہیں۔ آدم زاد ابھی ننھا سا ہی ہوتا ہے کہ اس طاقت سے مستفید ہونے لگتا ہے۔ شروع سے ہی اس باپ کی شکل و شبابہت کو یاد رکھنے سے انکو پہچان لیتا ہے اور تقلید کے سالمگیر قانون کے مطابق زبانِ مادری و عام خیالات کا ذخیرہ اُسی قوت کی امداد سے جمع کرتا رہتا ہے اس قوت کے بغیر سچ پوچھو تو انسان کسی کام کا نہ ہوتا پڑھنا لکھنا اور بولنا ناممکن ہوتا۔ دیکھا اور سنا ہوا سب کچھ فراموش ہو جاتا۔ تمام مشاہدے اور تجربے نیستی کے برابر ہوتے۔ آپ اُس فرانسیسی عورت کی حالت کو ذرا دلی میں سوچیں جس کی قوتِ حافظہ جبکہ وہ بازار میں تھی۔ صدمہ سے بالکل معذور ہو گئی۔ جو کچھ یادِ ننھا سب بھول گئی۔ لیکن نام تک بھی اُسے یاد نہ

مکمل اور حافظہ خاصہ زبردست بن سکتا ہے۔

چونکہ آجکل زبان انگریزی کی تفصیل ایک اعلیٰ ذریعہ معاش ہونے کی وجہ سے ضروری اور لازمی گنتی جاتی ہے اس واسطے علاوہ ایک علیحدہ فعل تحریر کرنے کے موقعہ بوقتہ تمام قواعد کی مثالیں بھی اسی زبان سے اخذ کی گئی ہیں چونکہ یہ میری پہلی ہی کوشش ہے لہذا امید ہے کہ قارئین ناظرین ہر قسم کی سپرد خطا معاف فرمادیں گے۔

ایم۔ سی۔ دلاوری



حافظہ اور اُسکے اقسام

زمانہ گزشتہ کے فلاسفوں اور عام لوگوں کا یہ خیال تھا کہ حافظہ صرف ایک ہی طاقت ہے مگر حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اس کے بہت سے اقسام ہیں۔ کیونکہ یاد رکھنا اگر ایک ہی قوت کا کام ہوتا۔ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ کسی چیز کی رنگت، جسامت، شکل اور حالت ہر ایک امر یاد رکھنے کے لئے ایک شخص میں ایک ہی سی قابلیت ہوتی۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو صرف واقعات کو ہی یاد رکھ سکتے ہیں۔ انکے محل وقوع وقت اور دیگر تعلقات انہیں بالکل یاد نہیں رہتے۔ برخلاف اسکے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو چیزوں کے پتہ و جائے وقوع تو آسانی یاد رکھ سکتے ہیں مگر انکو دیگر امور متعلقہ بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یاد رکھنے والی مختلف طاقتیں ہیں جن کو مجمل طور پر حافظہ کہا جاسکتا ہے۔

عالمانِ علم کا سہ مسرے حافظہ کی بہت سی اقسام مقرر کی ہیں جن میں سے عام مشہور یہ ہیں:-

(۱) قوت تشخیص۔ یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے علیحدہ کرنے اور اس کو شناخت کرنے کی طاقت۔

(۲) تصور۔ کسی چیز کی صورت و شکل ذہن میں لانے اور علیحدہ علیحدہ قائم رکھنے کی طاقت۔ یہ قوت شاعروں، معنیوروں اور فلاسفوں میں خوب تیز ہوتی ہے۔

(۳) تجسم یعنی اشیاء کے طول و عرض و جسامت وغیرہ یاد رکھنے کی طاقت۔

علاوہ ازیں اور چند قوائے بھی ہیں۔ جن کی ادا دوسرے ہم زبان۔ مکان۔ زمان۔ رنگت۔ آواز اور وجہ توجیہ وغیرہ تمام واقعات یاد رکھ سکتے ہیں۔

را۔ تمام عزیز و اقربا بھی فراموش ہو گئے۔ بیچاری کی قابلِ رحم حالت کا اندازہ ناظرین خود ہی لگا سکتے ہیں۔

آج تک جتنے فلاسفر مشہور نصیح اور علمائے بے نظیر صفحہ ہستی پر گزرے ہیں وہ سب ایک زبردست حافظہ کی بدولت ہی شہرہ آفاق ہوئے۔ مصنف سے پوچھو کہ وہ کس قدر معاوضہ دینے کو تیار ہے۔ صرف اس واسطے کہ جو کچھ اُس نے پڑھا ہے یا اکثر اُس کے خیال میں گزرا ہے۔ بروقت اُس کے سامنے آ جاوے۔ طالب علم سے پوچھو کہ کس قدر اُس کو آرزو ہے۔ کہ جو کچھ اُس نے پڑھا یا سیکھا ہے فی الفور بروقت پر حسبِ مرضی بے کم و کاست یاد آ جاوے۔ غرضیکہ آپ کسی فرد بشر سے پوچھیں سب کے سب یک زبان ہو کر یہی جواب دیں گے کہ اگر تمام دنیا کی دولت صرف اس واسطے دی جاوے کہ جو کچھ سیکھا گیا ہے حسبِ مرضی بروقت یاد آ جاوے تو بھی کچھ حقیقت نہیں۔

جب انسان کو موقعہ پر کوئی چیز نہیں آتی تو اُس کو کس قدر رنج پہنچتا ہے اُس کا دل گھبراتا ہے۔ لاکھ کوشش کرتا ہے مگر کچھ نائدہ نہیں ہوتا۔ اس وقت دراصل ایک تیز حافظہ کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسانی زندگی کے متعلق ہر ایک نام اس قوت پر منحصر ہے۔ اگر آپ کسی فن و پیشہ میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کر کے علم باعمل کا خطاب لینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ استمان و کالت میں کامیاب ہو کر مشہور و معروف مقنن بننا چاہتے ہیں۔ غرضیکہ آپ جس بات میں کمال حاصل کرنا چاہیں آپ کو اسی قوت کی امداد کا سہارا لینا پڑے گا۔

کر کے جب ضرورت پھر پیدا یعنی **Reproduce** کر دیتا ہے تاہم یہ بات
پایہ ثبوت تک پہنچ سکتی ہے کہ واقعات کو یاد رکھنے والی چیز کوئی روحانی طاقت
ہیں بلکہ یہ کام دماغ کا ہی ہے۔ نیز یہ کہ حافظہ دماغ میں ایک خاص مقام پر واقع
ہے۔ اگرچہ ہم مختلف قسم کے حافظوں کا مفصل حال بیان کر کے سے قاصد ہیں۔

مشروائیں صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ انسان کا **حافظہ** سخت کاڑھ ہے و دوا
کی طرح ہے۔ جب انسان جو اس غم میں ہے کسی ایک کی مدد سے کسی شے کو
محبس کرتا ہے۔ خواہ ارادہ آیا بلا ارادہ تو اس میں ایک جسم کی حرکت پیدا ہوتی
ہے اور شے منکوحہ کا تصور بندھ جاتا ہے۔ اور جس قدر غور و خوف سے اس کے
نقش کرنے میں کام لیا جاتا ہے اسی قدر یہ نقش زیادہ واضح اور برقرار رہتا ہے۔
اور بہوجب قول مکمل یہ دماغی گنجینہ جتنی عمدہ اور صاف ہوگا۔ اُسی نسبت سے
حافظہ بھی تیز ہوگا۔ اور بڑے لمبے میں چونکہ یہ مادہ صحت کے برقرار نہ رہنے کی وجہ
سے نرم اور ڈھیل پڑ جاتا ہے۔ اس واسطے قوتِ یادداشت میں بھی فرق آ جاتا
ہے۔

پرانے زمانے میں لوگوں کا یہ خیال تھا۔ واقعات انسانی دل پر اس طرح نقش
ہو جاتے ہیں جیسے موم پر ہنر کا نشان۔ لیکن یہ خیال شل سنی ایک دیگر خیالات کے
کچھ نسلی غلط فہمی نہیں آتا۔ سچ بات تو یہ ہے کہ دماغ میں واقعات کو گرت کرنے
اور انکو دوبارہ پیدا کرنے کی طاقت قدرتی طور پر موجود ہے اور اس کا جاننا کہ یہ
عمل کیوں اور کس طرح ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر ڈیوڈ کی رائے میں بھی انسانی طاقت
سے باہر ہے کسی نے سچ لکھا ہے

پڑے جھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں چوڑت ہزاروں ہسیا نے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باریک بینی سے جانے

اب ایک اور امر قابلِ بیان معلوم ہوتا ہے کہ حافظہ کس حالت میں اچھی طرح
کام کرتا ہے۔ اس سوال کا جواب ڈاکٹر اینڈرووین صاحب بڑی عمدگی کے

ان میں سے ہر ایک قوت اپنا اپنا عہدہ کام کرتی ہے اور جو کچھ کرتی ہے اسکو حفظ یعنی حفظ کر لیتی ہے۔ پس جو قوت جس قدر زیادہ اور تیز ہوتی ہے اسی قدر اس کو اصل مستقل اور دیر پا ہو گا۔ پرند اور حیوانات کا بھی یہی حال ہے۔ بعض حیوانوں میں قوت تشخیص نیز ہوتی ہے۔ جیسے کتا جو اپنے مالک کی آواز۔ اس کے پاؤں کی نقش اور آہٹ اور اس کی شکل و شبہات کو بخوبی پہچان لیتا ہے۔ اور بعض میں جگہ مکان وغیرہ یاد رکھنے کی طاقت غالب ہوتی ہے۔ جیسے گھوڑا۔ گائے۔ چوہو نمٹی۔ کتھی وغیرہ جو کئی ایک میلوں سے بھی اپنی جائے رہائش میں آ جاتے ہیں۔ پرندوں میں طوطا اور مینا کا حافظہ متعلقہ زبان بہت تیز ہوتا ہے جس کی مدد سے وہ ہر قسم کی بولی بخوبی سیکھ سکتے ہیں۔

یہاں ہم یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں ایسے ماہران علم کا سہ سر موجود ہیں جو بعد امتحان و ملاحظہ سر و چہرہ بتلا دیتے ہیں کہ فلاں شخص میں فلاں قوت قدرتی طور پر تیز اور قوی اور فلاں قوت سُست اور کمزور ہے۔ جس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس شخص میں کس مضمون یا شاخ علم کے لئے ترقیاتی طور پر مادہ قابلیت اور مذاق موجود ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کن تدابیر سے ازالہ نقص و کمزوری ممکن ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ملک میں ایسے علم کو فضولیات سے گنا جاتا ہے اور خزانہ اصحاب اس دُرِ بے بہا کی طرف سے بالکل غافل اور بے پرواہ نظر آتے ہیں۔

طریق و اصول یادداشت

اگرچہ زمانہ حال کے عالم ڈاکٹروں اور فلاسفروں کے تجربات و تحقیقات سے کئی ایک نئی باتیں بھی معلوم ہو گئی ہیں مگر تاہم یہ امر ابھی تک ایک لاعلم ستارہ ہے کہ حافظہ کیا چیز ہے اور وہ کیوں اور کس طرح واقعات اور انکے اثر کو قبول

وجوہات کمزوری حافظہ

حافظہ کی ماہیت اور اس کی اہمیت بیان کرنے کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا منظور ہے کہ کن وجوہات سے یہ طاقت انسان میں کمزور ہو جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اشخاص میں مادہ حفظ بہت عرصہ تک صحیح و سالم رہتا ہے لیکن کمزور حافظہ کے اکثر لوگ شاکی پائے جاتے ہیں اور عموماً ذیل کے عوامل و واقعات سے حافظہ خراب ہو جاتا ہے (۱) کم خون و خرابی صحت سے (۲) سر میں صدمہ یا چوٹ لگ جانے سے (۳) تار کو ٹھک ادویات اور نشیات کے استعمال سے (۴) کثرت عیش و عشرت و ادباشی سے (۵) کثرت کام و غمگاہ سے (۶) بے قاعدہ تعلیم و مطالعہ سے۔

اب ہم ان میں سے ہر ایک کا مختصر حال تحریر کرتے ہیں۔

صحت اور حافظہ

کسی نے سچ کہا ہے کہ "تندرستی ہزار نعمت ہے" کون ہے جو اسکی قیمت و قدر کا اندازہ لگا سکے اس کے سامنے دنیا کی تمام نعمتیں بیچیں زندگی کا تمام لطف اور مزہ اسی کی ہمت پر منحصر ہے بغیر اس کے دم بھر جینا ہی محال ہے۔ اگر یہ شامل حال ہو تو ہمارا ہر ایک عضو اور ہماری ہر ایک قوت خاطر خواہ کام دیگی۔ ورنہ ایک ہم ہونگے اور ایک غم کا سامان ہوگا۔ دیگر قوائے کی طرح حافظہ کی درستی اور مضبوطی کے لئے بھی صحت جسمانی پر لے درجہ کی ضرورت ہے اور اس کا بہت کچھ دار و مدار خالص خون کی کافی مقدار اور اس کے باقاعدہ دوران پر ہے جس سے تمام عضلات اپنے قوائے نشو و نما پاتے ہیں اور حافظہ بھی اسی خون سے پرورش پاتا ہے جو گینگلیا میں جاتا ہے۔ پس اگر خون صاف اور سنہرا ہو گا تو یہ دماغی مادہ بھی صحیح و سالم ہوگا۔ ورنہ ناقص اور ردی ہونے

ساتھ یوں دیتے ہیں کہ جوش اور خوشی کی حالت میں جو خیالات جذب کئے جاویں وہ یقیناً دیر پا ہوتے ہیں۔ اور جس طرح فوٹو گراف کی پلیٹ پر عکس حاصل کرنے کے لئے وقت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور یہی تصویر نمودار کرنے کے لئے اور وقت درکار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ دماغی کل بھی خیالات بیرونی کے جذب کرنے کے لئے وقت کی محتاج ہے۔ اگر اس کام کے لئے کافی وقت نہ دیا جاوے گا تو حاصل شدہ خیالات ہرگز مستقل اور دیر پا نہ ہوں گے۔ مثلاً ایک شخص کنویں میں کرتا ہے۔ اور دماغ کو سخت صدمہ پہنچنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ جب وہ ہوش ہوتا ہے تو حیران ہوتا ہے کہ وہ کہاں ہے اور کس میں آگیا ہے۔ اس سر کی توجہ ہم یہاں مختصر بیان کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ حافظہ میں آلہ فوٹو گراف کی طرح وقت کی خاصیتیں موجود ہیں۔ اول قوت جاذبہ۔ دوسری قوت پمپاؤ۔ تیسری قوت تدبیر۔ چونکہ کنوئیں میں گرنے والے شخص نے ان خیالات اور واقعات کو جو صدمہ لگا۔ سوچتے ہی پہلے وقوع میں آئے کافی وقت نہ لینے کی وجہ سے ان سے جذب نہیں کیا۔ اس واسطے وہ انکو دوبارہ سمیٹ کر منہ پاد کر کے پمپاؤ کیونکہ سیلاب ہو سکتا تھا اس سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ دماغی تختی پر خیالات جمنے کے لئے کچھ وقت ضروری طور پر درکار ہے۔ اور یہ وقت گنا ہونا چاہئے۔ ہم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مختلف آدمیوں کی حالتیں مختلف مقدار کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ایک یہ حافظہ کے لئے نقوش کا جلد اور مستقل قائم ہونا ممکن بلکہ لازمی ہے جب کہ ناقص اور خراب حافظہ کے لئے بہت سے وقت کی ضرورت ہو اگوتی ہے مگر یاد رہے کہ جو کچھ غنیمت ہووے۔ بھوک بھان۔ بیخاری یا اضطراب میں دیکھا جائے۔ اُس کا یاد رکھنا بھی ایک امر محال ہے۔ برخلاف اس کے ایسی حالت میں جبکہ ہماری طبیعت تروتازہ اور دل شاندار ہو اور اعتدائے جسمانی بھی قوی اور تازہ دم ہوں تو ہم جو کچھ سیکھیں وہ بڑی آسانی اور سہولیت کے ساتھ یاد رکھ سکتے ہیں۔

اور محفوظی کے لئے صحت جسمانی از حد ضروری ہے۔

عام بے اعتدالیوں کا حافظہ پر اثر

سٹرالی ایک مشہور فسیح ایک جگہ ذکر کرتے ہیں کہ میرا قاعدہ تھا کہ سفر خرچ کیے بچانے کے لئے مقام لکچر پر انٹرپیدل جایا کرتا لکچر کے پہلے حصہ میں تو میری آواز صاف ہوتی اور حافظہ بھی صحیح و سالم ہوتا۔ لیکن خاتمہ پر اپنے سلسلہ مضمون کو یہ مشکل یاد رکھ سکتا۔ بلکہ بعض اوقات میری تقریر بھی بالکل بے معنی اور بے اثر ثابت ہوتی۔ وجہ صرف یہ تھی کہ مارے سفر کے تمام قوائے تھک جاتے جس سے میرے حافظہ کو بھی نقصان پہنچتا۔

مشہور ڈاکٹر کابریوک صاحب فرماتے ہیں کہ انسانی حافظہ ایک گھوڑے کی مانند ہے جس سے اگر کام لینا منظور ہو تو لازم ہے کہ اس کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ یعنی نہ اسکی طرف سے بالکل غافل ہو جاویں اور نہ کام کی زیادتی سے اس سے دبا لیں۔ لیکن بعض لاپرواہ شخص اس قوت پر اتنا دباؤ ڈالتے ہیں کہ تمام کاروبار کا آلہ اس سے ہی بنا دیتے ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہی ہے کہ کمزور گھوڑے کی طرح حافظہ بھی تھوڑے بہت کام سے صاف جواب دے بیٹھتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ جس نسبت سے ہم اس کی پرورش و آرام کا خیال رکھیں گے اسی نسبت سے اچھا یا بُرا کام دیگا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض نازک کٹھن خواب آور و دیگر مٹشی اشیاء مثلاً شراب الکحول بھنگ وغیرہ عارضی طور پر حافظہ پر اچھا اثر کرتی ہیں لیکن ایسی ادویات نظام عصبی میں ایک غیر معمولی رکت پیدا کر دیتی ہیں اور جب تک انکا اثر قائم رہتا ہے۔ قوت حافظہ کو تیرہ زکعتی ہیں۔ لیکن جو بہنی انکا اثر زایل ہو جاتا ہے انسان حافظہ سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور پھر سب کچھ نفع کے نقصان ہوتا ہے۔ یہی حال بروائیڈ آف پوٹاش کا ہے جو دماغ میں

کی صورت میں فوت یا دیر وقت کو بھی ضرور مدد پہنچے گا۔

سٹرٹس سٹریٹس ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کمزور طبیعت والے آدمی جنہیں خون کی قلت کے سبب دل اپنا کام نہایت سستی سے کرتا ہے۔ کمزور حافظہ کے اکثر علامات شکی ہوتے ہیں لیکن یہ تمام علامات دل کی قدرتی حرکت حاصل کرنے پر فوراً مفقود ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر ہاروک کا قول ہے کہ گندے اور ناقص خون کی تھوڑی سی مقدار بھی حافظہ کو بہت مدد پہنچا سکتی ہے اور چونکہ متعمر اشخاص کے دماغ میں ضرورت سے تھوڑا خون پہنچتا ہے جو علامتوں سے بھی خالی نہیں ہوتا اس واسطے ان کا حافظہ اکثر کمزور ہوتا ہے۔ ان کے چل کر وہی صاحب صفائی خون کا ایک نہایت سہل اور مستقل علاج یہ بتلاتے ہیں کہ دن میں کم از کم دو گھنٹہ ایک صبح و ایک شام سمیٹھی ہو ایس سیر اور ورزش کیا کریں تاکہ زیادہ ایکسرس کے اندر جانے سے ناقص خون کی صفائی رہے۔

ڈاکٹر "یڈورڈ لینڈز" صاحب فرماتے ہیں کہ سینہ اور کالی مقدار کی غذا کھا کر بغیر عمدہ خون کی پیداوار کے باطل ناممکن ہے اور جب کسی خون کی وجہ سے دماغ کو جوفی تغذیت نہیں پہنچتی۔ نو حافظہ میں بیکار کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ جھوکا جسمی دماغی یا ذہنی کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جب خالص خون دماغ کو کافی مقدار میں نہیں پہنچ سکتا تو دماغی توانائی کمزور ہو جلتے ہیں۔ اور انہیں ایک قسم کی خودکشی اور سستی آ جاتی ہے جسکی وجہ سے انسان کسی قسم کی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اس قسم کی بیشمار مثالیں مل سکتی ہیں کہ ایک شخص بھلا بیگنا تھا اور اس کا حافظہ نہایت زبردست تھا بد قسمتی سے بیمار ہونے پر اسے اگلی پچھلی باتیں بالکل فراموش ہو گئیں چنانچہ ڈاکٹر "ویف" صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص کو سکتہ کا عارضہ ہوا جب اتفاقاً ہوا تو اپنے کسی عزیز یا رشتہ دار کو بالکل خوب پہچان سکتا تھا۔ پس بیان مذکورہ بالا سے بخوبی روشن ہے کہ حافظہ کی درست

ہے کیونکہ انکو اس قوت کے استعمال کا کافی موقع مل جاتا ہے۔ بظراف اس کے وہ لوگ جو اپنی علمی واقفیت کو نوٹ بک کے حوالہ کر دیتے ہیں وہ اکثر کمزوری حافظہ کے شاکی پائے جاتے ہیں اور خدا نخواستہ نوٹ بک کے کھوٹے جانے پر حقیقت میں اپنے قیمتی اور بھاری دماغی ذخیرہ کو کھو بیٹھتے ہیں۔ ایک فارسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

علم در جلد خویش مے با یاد

نہ کہ در جلد میث مے با یاد

لیکن بعض حالتوں میں بموجب قول ڈاکٹر ہاروک صاحب نوٹ کرنا بھی مفید ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ پیشہ وکالت ایسا ہے کہ اس میں مقدمات کی بھرمار سے ہر ایک مقدمہ کے متعلقہ امور ضروریہ کا یاد رکھنا محال ہوتا ہے اس واسطے انکے لئے نوٹ بک کا استعمال نہایت ضروری ہے اسی طرح تعمیل اور جلدی کی حالت میں بھی یادداشت کا لکھ لینا اکثر مفید پڑتا ہے ایک اور صاحب ہدایت دیتے ہیں کہ جو زیادہ ضروری اور غور طلب باتیں کتاب میں دیکھو ان کے نیچے مسرغ روشنائی سے خط کیمنچ۔ یا اگر ہو سکے تو کتاب کے ماسشیہ پر ضروری اور شکل باتوں کے نوٹ لکھتے جاؤ مگر ہماری رائے میں سب سے بہتر یہ ہے کہ نوٹ بک علیحدہ رکھی جاوے آگے چل کر ہم اس کا مفصل ذکر کریں گے۔

قوت حافظہ میں ترقی کی گنجائش

جس طرح عالمان علم بصیرت نے بہت سی تحقیقات کے بعد دریافت کیا ہے کہ ابھی انسان کی آنکھ اور قوت بینائی میں بہت کچھ ترقی ممکن ہے اسی طرح عالم ڈاکٹروں کی یہ بھی رائے ہے کہ قوت حافظہ قدرتی طور پر مکمل نہیں اور یہ طاقت بھی دیگر قوائے کی طرح مشق اور تربیت سے ایک حیرت انگیز

دورانِ خون کو ست کر کے نیند تو ضرور لے آتا ہے مگر آہستہ آہستہ حافظہ کو بہت کمزور کر دیتا ہے۔

مشہور عظیم غلام بنی صاحب ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ جو لوگ شہوتِ رانی کے متعلقہ مختلف قسم کی بے اعتدالیوں اور خرابیوں کے مرتکب ہوتے ہیں ان کا حافظہ خصوصاً کمزور اور خراب ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ فراموشی کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ ہندوستان کے اکثر رشی مہنّی اور دھرماتالوگ مجرّد زندگی بسر کیا کرتے تھے چنانچہ انکی قوتِ یادداشت اس غضب کی تھی کہ انکو دید و جیسی ضعیف کتب ازبر یاد تھیں۔ بیشک برہم چریہ سے بڑھ کر طالب علموں کے لئے اور کوئی حالت مفید نہیں۔ ڈاکٹر ہاف بن صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ اغلام۔ جلق۔ یا کثرتِ جلع کے عادی ہوتے ہیں انکے تمام قوائے روحانی جسمانی و ذہنی کمزور پڑ جاتے ہیں انکا حافظہ زایل۔ بنیائی کم۔ چہرہ زرد اور جسم ذیلا ہو جاتا ہے۔ اور اخیر میں کئی ایک خطرناک اور جہلک بیماریوں میں مبتلا ہو کر قبل از وقت موت کا شکار بن جاتے ہیں۔

نوٹ بک کے فوائد اور نقصانات

وجوہات کمزوری حافظہ بیان کرتے ہوئے ہم ایک اور عالمگیر غلطی کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں جس میں خواندہ اصحاب بالخصوص مبتلا پائے جاتے ہیں اور جس نے حافظہ کو نکما کرنے میں کم و بیش ضرور حصہ لیا ہے۔ ہماری مراد نوٹ بک رکھنے کی عادت سے ہے۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ نوٹ و خواندہ سے بے بہرہ ہوتے ہیں انکا حافظہ خوب زبردست ہوتا ہے کیونکہ انکے پاس بجز اس قوت کے کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہوتا جس سے یاد رکھنے میں مدد لے سکیں یہی وجہ ہے کہ اکثر دوکانداروں اور ناخواندہ لوگوں کا حافظہ ہنایت تیز اور زبردست ہوتا

لیجئے اور دقیق سوالات حساب و الجبرا کے سننا اور حیرت یہ کہ مشقوں میں
یہ سب کے جواب یا مواب زبانی سنا دیتا۔

کہتے ہیں کہ ڈاکٹر لیڈن "کا حافظہ اس قدر تیز تھا کہ پارلیمنٹ کا لے سے لیا تاوان
صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے اُسے نرک زبان ہو جاتا تھا۔ لیکن مذکورہ بالا مثالوں
سے نہ یہ سمجھنا چاہئے کہ حافظہ قدرتنا ایسا ہونا ضروری ہے۔ نہیں بلکہ ہم اس قوت
کو خود محنت سے درجہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں چنانچہ آگے چل کر ہم حافظہ کو زبردست
اور مکمل بنانے کے سہل طریق اور قابل قدر تجاویز بیان کریں گے۔

تد ابیر ترقی حافظہ توجہ

مشہور ڈاکٹر ہالیکو "صاحب فرماتے ہیں کہ ہم کسی خیال کو ٹھیک اس
نسبت سے یاد رکھ سکتے ہیں جس نسبت سے کہ ہم نے اس کی طرف توجہ مبذول
کی ہو۔ چنانچہ ہر ایک شخص کا ذاتی تجربہ بھی اس امر کی کافی شہادت دے سکتا ہے
کہ جو کچھ لاپرواہی اور عدم توجہی سے دیکھا یا سنا جاوے وہ ہرگز یاد نہیں رہتا
لیکن جب مستقل ارادے سے توجہ کو کسی مضمون میں لگایا جاوے تو اس کے
یاد رکھنے میں کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی۔

مشہور فلاسفر فرماتے ہیں کہ انسان کا دماغ صرف قدرتی فائدہ ہے
اور اس قابل ہے کہ محسوسات کی تصاویر قبول کرے پس وہ تصویر بیان اور
غور کی قلم سے جس قدر احتیاط سے کھینچی جائے گی اُسی قدر وہ تصویر واضح مستقل
اور دیرپا ہوگی۔ پس طالب علم کے لئے سب سے مقدم اور ضروری بات یہ
ہے کہ جس مضمون کو سیکھنا مطلوب ہو اُس پر کافی توجہ اور دھیان دیوے۔

ایک اور عالم کا خیال ہے کہ ۵۰ فیصدی طلباء ایسے ہوتے ہیں جو تعلیم پاتے
وقت صرف کم توجہی اور لاپرواہی ظاہر کرتے کی وجہ سے جماعت میں شرمساری

درجہ تک ترقی کر سکتی ہے۔

بعض لوگوں کا حافظہ ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ یاد کرتے ہیں بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ اور جو کچھ سنتے یا دیکھتے ہیں اس کو دماغی مخزن میں جمع نہیں کر سکتے۔ برخلاف اس کے بعض ایسے صاحبِ قسمت بھی ہیں کہ جن کو ذرہ ذرہ سی باتیں بھی ہر وقت یاد رہتی ہیں۔ چنانچہ ولایت کے ایک دوکاندار کا ذکر ہے کہ اس کی دوکان پر ایک مرتبہ بھی جو شخص سودا خریدنے آتا وہ اس کا نام یاد کر لیتا بلکہ خرید کر وہ چیز کا نام بھی اُسے یاد رہتا۔

جرمن کے شاہنشاہ فریڈرک اعظم کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے ہر ایک سپاہی کا نام اور اس کی شکل و شبہات بخوبی جانتا تھا۔

اکبر بادشاہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ ایام شیرخوارگی میں ایک روز پلنگ پر بیٹھا تھا کہ بٹی اس کے لحاف میں آگھسی یہ رویا اور اس کی ماں نے آکر بٹی کو نکالا۔ اکبر کو یہ واقعہ تمام عمر یاد رہا۔

مسلمانوں میں اکثر حافظوں کو ابتداء سے انتہا تک تمام قرآن از بر یاد ہوتا ہے۔ ٹوپ پولوس چہارم کو تمام عہد نامہ جدید زبانی یاد تھا۔

ہند کے باشندے نواقوتِ حافظہ میں بالخصوص شہرہ آفاق رہے ہیں۔

دکن میں بعض پنڈت اب تک ایسے موجود ہیں جن کو ایک ایک وید مکمل طور پر یاد ہے۔ کہتے ہیں کہ جن دونوں ہندوؤں کی متبرک کتابیں اور دیگر علمی دستکیں مستحبِ مخالفین جلادیا کرتے تھے اس وقت برہمنوں نے اپنی متبرک کتابوں

کی حفاظت کے لئے جنہیں وہ جان سے بھی عزیز جانتے تھے نوکِ زبان کر لیا پھر بھلا ان کے اس دماغی طاقت کو دیکھ کر لوگ کے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم

۹۲ء میں دکن کا ایک سفید ریش برہمن پنجاب میں بھی آیا تھا۔ جسکی حیرت انگیز دماغی طاقت کو دیکھ کر لوگ کے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی دنگ رہ گئے۔ یہ بے نظیر انسان صرف ایک بار ہی بڑے

اگرچہ جب کسی مضمون پر کافی توجہ دی گئی ہو تو اس کا بہتہ دفعہ دہرانا چندان لازمی نہیں تاہم مفید تو ضرور ہے۔ کچھ اپنی مادری زبان کیون سیکھ لیتا ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ الفاظ کو بار بار سنتا اور بار بار دہراتا ہے۔ اگر کسی لڑکے کو جو اپنی مادری زبان اچھی طرح بول سکتا ہو کسی غیر ملک میں لیتا ہو وہیں جہاں اس زبان کے سننے یا بولنے کا اسے کبھی موقع نہ ملے تو تقریباً چند سال کے بعد وہ اپنی مادری زبان کو بھی مطلقاً بھول جائیگا۔ وجہ یہ کہ زبان مذکورہ اس کے سامنے کبھی وہ ہر ائی نہیں گئی اسی طرح بہت سے لڑکے جو آئندہ تعلیم، مطالعہ کو چھوڑ بیٹھتے ہیں پچھلا پڑا ہوا سب پر یکٹس لینے مشق کے جاتے رہنے سے فراموش کر بیٹھتے ہیں۔

ہمارے خیال میں گہری توجہ کے بغیر مافی نقوش کو تیز کرنے والا صرف یہی طریقہ ہے کہ مضمون مطلوبہ کو بار بار دہرایا جاوے اس سے نقوش سابقہ زیادہ گہرے اور واضح ہو جاتے ہیں اور ہر ایک طالب علم اس امر کی خود بھی شہادت دے سکتا ہے کہ تکرار کرنے اور بار بار پڑھنے یا سمجھنے سے سبق یا جو چیز یاد کرنی ہو عموماً یا جلد یاد ہو جاتی ہے۔ اگر امر تواریخ، اقلیدس اور علم دینی کے قواعد عموماً تکرار سے ہی آتے ہیں اور بار بار دہرانے کی بجائے اگر کسی ہم جماعت یا کسی اور شخص کو سبق یا مضمون مطلوبہ سنا دیا جاوے۔ تو اور بھی مفید ہوگا۔ اس قاعدہ کی تعمیل کے لئے مشر تھروڈ یڈ بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں۔ لیکن دہرائی کے وقت پورے غور پر متوجہ ہونا بنیاد ضروری ہے ورنہ بے توجہ دہرانا آلہ فوٹو گراف کی طرح آواز نکالنے سے بڑھ کر مفید نہیں ہو سکتا۔

اٹھاتے اور نالیق شمار کئے جاتے ہیں ورنہ زیادہ سے زیادہ صرف ۵ فیصد ہی ایسے بد نصیب ہوں گے۔ جن کا ذہن اور حافظہ قدرتی طور پر ناقص ہو۔ پہلی قسم کے طالب علم تو صرف کافی توجہ اور حیا سے کام لیتے اور غور و خوض کی عادت ڈالنے سے خاطر خواہ ترقی کر سکتے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم کے طلباء کسی لائق ڈاکٹر۔ وید یا عظیم کے علاج و مشورہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ کئی گھنٹوں تک ایک ہی مضمون پر توجہ کو لگائے رکھنا قوائے دماغی کو تھکا دیتا ہے اور ساتھ ہی دل بھی ایک مضمون سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اس لئے مختلف مضامین کی تعلیم ایک دلچسپ پیرایہ میں بہت مفید پڑتی ہے۔

باقاعدہ شق و دوسرائی

جب ہم کائنات کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں حرکت۔ عمل یا دوسرے الفاظ میں شق کا عالم گیر اصول ہر جگہ کام کرتا نظر آتا ہے۔ اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر حرکت یا فعل کے ترقی ناممکن ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو روٹا چلاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرے۔ تو اس کے قوائے گشتار ہرگز مکمل نہ ہوں۔ اگر ہاتھ پاؤں نہ ہلاوے تو مصلحت کو کب تکمیل حاصل ہو۔ یہی حال ہر ایک عضو اور قوت کا ہے اور قوت حافظہ بھی اسی زمرہ میں شامل ہے۔

اس میں شک نہیں کہ بعض اصحاب ایسے ہیں کہ وہ اگر ایک دفعہ سرسری طور پر بھی کسی بات کو شن یا د میں تو ساری فکر نہیں بھولتے۔ لیکن ایسے خوش قسمت بہت ہی کم ہیں۔ ڈاکٹر ایچ کرائی کا بیان ہے کہ ایک شخص کا حافظہ اس قدر زبردست تھا کہ تمام اخبار صرف ایک دفعہ دیکھ لینے سے نوک زبان کر لیتا تھا۔ مشہور خطا سفر بیکل کا حافظہ اس مضرب کا تیز تھا کہ وہ جو کچھ پڑھتا یا سنتا اسے کبھی نہ بھولتا لیکن ایسی مثالیں شانہ و نامداری دیکھنے میں آتی ہیں۔ عام لوگوں کے لئے شق اور دوسرائی سے کلام لینا اکثر ضروری ہوتا ہے۔

فوائد ڈائری

یاد رہے کہ ہم اپنے علم کا بہت سا حصہ جو اس حصہ کی بدولت ہی حاصل کرتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک میں کافضل یا کمل مختلف ہے اور عالموں نے تحقیق کیا ہے کہ کسی چیز کو سیکھتے وقت جتنے زیادہ مختلف جو اس سے کام لیا جاوے گا دائمی نقوش اسی قدر زیادہ مستقل اور دیر پا ہونگے۔ لیکن قوت باصرہ کا فضل سب سے زیادہ موثر اور مستقل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو واقعات انسان اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ بہت مسوعات کے حافظہ پر گہرے نقوش بناتے ہیں اور بدیں وجہ نہایت استحکام کے ساتھ یاد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر شل مشہور ہے "شیدہ کے بودا نذویدہ"

ڈاکٹر "البروک" صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اگر آنکھ اور کان ہر دو کو کام میں لایا جاوے تو دگنا فائدہ حاصل ہوگا۔ مثلاً اگر ہم کسی لکچر کو اول سین اور بعد میں اس لکچر کو پڑھیں تو ہم کو متا بلتا اس کا بہت سا حصہ یاد ہو جائیگا اور اگر بالضرر ایک طاقت کے فعل میں کسی قسم کا نقص ہوگا تو دوسری طاقت اس کی تلافی کر دے گی۔ اس اصول پر اکثر استاد لڑکوں کو اٹھا لکھانے اور سبق کو کئی بار احاطہ تحریر میں لانے کی تاکید کرتے ہیں۔

قوت حافظہ کو بڑھانے کا نہایت سہل اور مفید ذریعہ اپنا روزنامہ لکھنا ہے۔ ہر شخص روزمرہ صبح و شام مختلف واقعات دیکھتا۔ سنیکڑوں کو اٹھ سنتا اور کئی ایک نئے امور مشاہدہ کرتا ہے۔ مگر دوسرے روز ہی ان سب کو بھول بیٹھتا ہے بلکہ اکثر امور ضروریہ کے فراموش ہو جانے کی وجہ سے ندامت اور پشیمانی اٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص روزنامہ لکھتا ہے وہ مجبوراً انکو حافظہ پر نقش کرتا اور مین کو *Recollect* کرنے میں دوبارہ پیدا کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ اس طرح وہ تمام دن کے واقعات

مشاہدہ و عادت غور و خوض

ڈاکٹر آئیڈورڈز میلنر صاحب فرماتے ہیں کہ بچوں کے حافظہ کی مستقل تربیت کے واسطے سب سے ضروری ہے کہ ہم انکو خوب غور و خوض سے مشاہدہ کرنے کا عادی بنائیں کیونکہ ابتدائی تعلیم کا بنیادی اصول غور و خوض سے مشاہدہ کرنا ہے اور تمام ماہرانِ علم و باغِ اسیات پر متفق ہیں کہ جو لوگ سوچ بچار سے بہت کام لیتے ہیں۔ انکا حافظہ اکثر تیز ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کالمبروک صاحب ان اشخاص کے لئے جو ذاتی مشاہدہ اور سوچ بچار سے علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ہنرِ تہیذ اور سہل تدبیر بتلاتے ہیں کہ ایک اسر کی وجہ توجیہ دریافت کرنے کی عادت ڈالی جاوے۔ وہ اس طرح کہ دل سے اس قسم کے سوالات پوچھا کریں کہ یہ کیا چیز ہے اس کی کیا کچھ خاصیتیں ہیں۔ اس کا کسی دیگر چیز معلومہ کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ ایسا کیون و اقمہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات پوچھنے سے ایک نو تحقیقات کا مادہ بڑھ جاتا ہے دوسرے دماغی نقوش بھی ایسے گہرے اور تیز ہو جاتے ہیں کہ پھر انکا مشا قریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور تدبیر یہ ہے کہ طالب علم کو کسی کیفیت۔ باغ۔ لائبریری۔ عجائب گھر۔ یا اور کسی دلچسپ نظارہ کی سیر کو بھیجا جائے اور اُسے کہا جائے کہ جو کچھ اُس نے سیریں دیکھا ہو۔ اُس پر ایک مختصر مضمون لکھے اس سے ایک تو یہ غور مشاہدہ کرنے اور جواب مضمون لکھنے کی عادت حاصل ہوگی اور دوسرے قوت یادداشت کو بھی بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

ہنایت ہی کا آدھا ثابت ہوا ہے۔ مثلاً نام کے لفظ سے انگریزی لفظ *name* فی الفور یاد ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ ان دونوں میں بہت سی مشابہت پائی جاتی ہے۔ پس جتنی زیادہ مشابہت لفظوں میں ہوگی اسی قدر جلدی و آسانی سے وہ یاد ہو سکیں گے۔ مثال کے طور پر ہم اور چند الفاظ پیش کر سکتے ہیں۔

بلبلہ ببل Bubble بہتر Beller

ابرو Brow برؤ

بڑا۔ بد Bind باندھنا۔ باندھنا Bad

برادر برادر Brother بار۔ بھار۔ برداشت کرنا۔ بیئر Bear

دیران۔ بیرن Baren بونل باٹل Bottle

کف۔ کت Cough صد سنٹ Cent

کفن کافن Coffin کاٹ۔ کٹ Cub

دان Donation ڈونے شن

انتر۔ اندر۔ داخل ہونا Enter انٹر

جنس۔ قسم جنس Genes جنے یعنی پیداؤنیش متعلقہ

جنے ٹیل Genital

ہفت گونہ Heptagon ہیپٹ ایگن

جوان۔ متعلقہ جوانی Juvenile جولن ایل

ورز deak یک

در در Mother منتری۔ منڈیرن Mandarin

شک۔ کتوری۔ مسک Musk مار۔ اریٹر Martyr

دچوا، موٹ۔ ماؤس Mouse موچہ۔ موٹیش mustaches

ناقص۔ ناکش Noxious ناس۔ ناک۔ نوس Nose

نعل۔ ناخن۔ نیل Nail نیا۔ نیو New

کو بلا کم و کاست یاد رکھنا اور حسب معمول انکو کاغذ کے حوالہ کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ اب اس طریق سے تم اپنے حافظہ کو اور بھی بڑھا سکتے ہو۔ جب رات کو اپنا روزنامہ لکھ لو۔ دوسرے روز تمام واقعات روز گذشتہ کو یاد آد اور روزنامہ اپنے دل میں دوہراؤ اور اگر کوئی بات بھول جاوے اور باوجود بہت کوشش کے یاد میں نہ آ سکے تو پھر روزنامہ سے مدد لیو۔ اسی طرح علاوہ دیگر کئی ایک نوایڈ کے جو واقعات ضروری کی یادداشت سے حاصل ہوتے ہیں تمہاری قوتِ جاذبہ و بیانیہ یعنی تحفظ اور تندرہ ہر دو ترقی پا جاویں گی

اسرارِ مخفیہ

Law of Assimilation

اصولِ مشابہت

عموماً ہر ایک شخص کے تجربہ میں آیا ہو گا کہ ایک بھولا ہوا خیال بعض حالتوں میں خود بخود یاد آ جاتا ہے جس کی خاص وجہ قوتِ مشابہت کی برائیگی ہو کر تھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظہ درحقیقت خاص خاص اصولوں کے مطابق عمل کرتا ہے جن سے پہلا اصول اصولِ مشابہت ہے جس کی مدد سے ہم کسی چیز پر خیال کو غائب خیال کو بعض مغالبت بناتے ہیں۔ مثلاً ہم ایک چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی مشابہت سے فی الفور کوئی اور چیز ویسی ہی یاد آ جاتی ہے۔ ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ شہر میں خواہ کسی قوم کا جو جوان مرتا یہ چاریس جانکاہ سانحہ کو سنکر زار زار روتی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کا اکٹونا جوان بیٹا فوت ہو چکا تھا۔ جسکی جدائی کو ٹھیک اسی قسم کا واقفہ فوراً یاد دلادیتا تھا۔ اس اصول کی پیروی کرتے ہوئے عالموں نے حافظہ کو ترقی دینے میں بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور غیر زبانوں کے سیکھنے میں یہ اصول

تسلسل خیالات

Association of Ideas

اکثر دیکھا ہوگا کہ جب ہم کوئی کام یاد رکھنا چاہتے ہیں تو اس کے واسطے کوئی خاص نشان مقرر کر لیتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت اُس نشانی کی دیکھنے سے ہمیں وہ کام یاد آ جاوے۔ جیسے انگلی پر دیا کا بانڈ بننا یا کمر میں گرہ دیدی وغیرہ۔ چونکہ اس قسم کے نشانات مقرر کرنے میں درحقیقت اس کا کارر مطلوبہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہیں وجہ اس نشان کا دیکھنا ہی اُس نام کوئی الفور بتا دیتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ڈاک خانہ کی حرف بھر کا نشان دیکھنے سے اُس شہر کا نقشہ میرے سامنے کھل گیا۔ جہان میں نے چند سال تعلیم پائی تھی۔ اس وقت کے استادوں ہم جماعتوں اور دوستوں کی تصویریں بھی آجودہ پیش اور میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آنے لگے جن کا مجھے کبھی خیال تک بھی نہ آیا تھا۔ وجہ صرف یہ کہ اس نشان نے میرے خفیہ حافظہ کو گویا بیدار کر دیا۔ اسی کا نام تسلسل خیالات یا ارتباط خیالات ہے اور تربیت حافظہ کے لئے سب سے شہور اصول جس پر ماہران علوم دماغ بہت زور دیا کرتے ہیں وہ یہی ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ واقعات جدیدہ اُسی قدر سہولیت سے یاد ہوں گے جس قدر وہ ہمارے معلومات سابقہ کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک شخص کو کہیں ملتے ہیں اور اتفاق سے ہم اسے اچھی طرح یاد نہیں کر سکتے کہ وہ کون ہے لیکن جو ہیں کہ وہ شخص ادھر ادھر کی باتیں یا دلاتا ہے جن کا ہمارے کسی سابقہ ملاقات سے تعلق ہوتا ہے۔ تو فوراً اُسے پہچان لیتے ہیں۔ کیونکہ اس لئے کہ ادھر ادھر کی باتوں نے تسلسل خیالات کے قاعدہ کے مطابق ہمارے حافظہ کو براہِ نگینت کر دیا ہے۔

Pice پیسہ پائیس
 Receipt رسید ریسیٹ
 Social سوشل سوشل
 Shell شیل (چھلکا) شیل
 Vicious بڑا - دہکے کرنے والا - دشمن

Wretched بدبخت ریچڑ ریچڑ

Well ویل (دبھنے) اچھا ویل

Whim خیال وہم وہم

Widow وڈو - دوہوا وڈو

Prompter لیکن عام طور پر امدادی الفاظ جنہیں انگریزی میں پرم پٹر کہتے ہیں چنے جاتے ہیں جن کی امداد سے مختلف الفاظ میں زیادہ مشابہت اور یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے جیسے اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے چنانچہ نوس سے ناس اور ناس سے ناک فوراً یاد آ جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ الفاظ

Oil میں ذرہ سی مطابقت بھی بہت مفید پڑتی ہے چنانچہ آئل

کے معنی تیل ہم اس طرح پر یاد کر سکتے ہیں کہ آئل میں بھی حرف لام آتا ہے۔ اور تیل میں بھی اسی طرح منہجہ month اور مہینہ میں حرف میم مشترک

ہونے سے مطابقت کا کام دے سکتا ہے اور ایسے الفاظ ہر زبان میں ہزاروں مل سکتے ہیں۔ اس کے لئے عام قاعدہ یہ ہے کہ ہم کوئی ایسا لفظ تلاش کریں جس

کا تلفظ نئے لفظ یا کم از کم اس کے کسی حصہ کے تلفظ سے ایسی مشابہت رکھتا ہو کہ جب ہم ایک کہہ بولیں تو فوراً دوسرے کا خیال آ جاوے اس طرح یہ

قاعدہ ہر زبان کے سیکھنے میں کارآمد ہو سکتا ہے۔ لیکن امدادی الفاظ کا چُسننا ہر ایک کا اپنا کام ہے۔ اور بصورتِ ثلث لے لے امدادی لفظ کے قواعد ابجد الذکر کو

کام میں لانا چاہئے۔

اس اصول کو زیادہ عام فہم بنانے اور تحصیلِ زبان میں اُسکے فوائدِ بیان کرنے کے لئے ہم یہاں چند ایک مثالیں پیش کرتے ہیں اور پہلے اصول کی طرح یہاں بھی امدادی الفاظ سے مدد لینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

Earth

زمین۔ رتھ۔ ارتھ

میں لفظ رتھ کا زمین کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک رتھ کا خیال دل میں لاتا ہوں جو زمین پر چلتا ہے۔

Horn

ہرن سینگ

چونکہ ہرن کے سینگ ہوتے ہیں پس میں خیال کرتا ہوں کہ لفظ ہرن کے معنی جو لفظ ہرن کے مشابہ ہے۔ سینگ کے ہیں۔

Beggar

بے گھر بے گھر

میں خیال کرتا ہوں کہ بے گھر ٹھیک اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح کہ لفظ بے گھر اس واسطے میں خیال کر سکتا ہوں کہ چونکہ بے گھر فقیر ہی ہوتے ہیں اس واسطے بیگھر کے معنی فقیر کے ہیں۔

Enter

داخل ہونا اندر داخل ہونا

میں خیال کرتا ہوں کہ فلاں (کا بغیر) اجازت کمرے میں اندر داخل ہوا تھا۔

Table

میز۔ ٹیبل

میں خیال کرتا ہوں کہ ٹیبل چونکہ (پنجابی میں) اونچی جگہ کو کہتے ہیں اور ٹیبل بھی ایک اونچی چیز ہی ہوتی ہے اس لئے ٹیبل کے لفظ سے ٹیبل کے معنی بہ آسانی یاد ہو جادیں گے۔

Martyr

مار مارٹر

میں خیال کرتا ہوں کہ لفظ مارٹر سے وہ شخص مراد ہے۔ جو قوم کی خاطر اپنے آپ کو مار دے (یعنی قربان کر دے)

Coach

سٹاڑی کوچ کوچ

مشہور ڈاکٹر توسل صاحب فرماتے ہیں کہ تربیتِ حافظہ میں جو بعض اوقات ایک شخص دوسرے شخص کی نسبت نمایاں ترقی کر جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایک تو اپنے معلوماتِ جدیدہ کا واقعاتِ سابقہ کے ساتھ کافی تعلق پیدا کر سکتا ہے جبکہ دوسرا اس اصول سے مستفید نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر بالبروک صاحب ایک ایکٹر کا ذکر کرتے ہیں کہ جس کا حافظہ اگرچہ بالکل معمولی تھا تاہم وہ اشتراک و غیرہ یاد رکھنے کی خاص مہارت رکھتا تھا۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ دانا ایکٹر ترقیِ حافظہ کے لئے وہی تو اعداد و نحو بنا رکھتا ہے کہ جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے مصرعہ مصرعہ یا ربزہرانے کی بجائے پہلے تو وہ ایک بار تمام نظم کو یہ غور پڑھتا۔ اور پھر واقعات کو یکے بعد دیگرے تسلسلِ خیالات کے اصول کے مطابق دماغ پر نقش کرنے کی کوشش کرتا۔ پس خیالات اور واقعات کو جتنی توجہ اور باقاعدگی کے ساتھ وابستہ کیا جادے گا۔ اُسی قدر پختگی کے ساتھ وہ حافظہ میں منہم ہو گئے۔ اور یا بھی تعلق پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب تم کسی چیز کا خیال کرو۔ اُس قسم کے لوازمات اور تعلقات کو بھی سوچ لو۔ اور یہ عادت اس قسم کے سوالات پر پوچھنے سے بہت جلد حاصل ہو سکتی ہے مثلاً ہمارے سامنے ایک خاص واقعہ بیان کیا گیا ہے ہمیں چاہئے کہ اس کو بخوبی نقش کرنے کے لئے دل سے پوچھیں کہ اس کا بھاری تعلق کس امر سے ہے۔ اس بارے میں مجھے پتہ کیا معلوم تھا۔ اس مضمون سے مجھے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کی تشریح و توضیح کس طرح ہو سکتی ہے وغیرہ وغیرہ لیکن عام طور پر وہ اشخاص ایسی ہمارت بہت جلد حاصل کر سکتے ہیں جن کی قوتِ تخیل زیادہ تیز و درست ہو اور جو سوچ بچار کے زیادہ عادی ہوں۔

شاعرِ موجد۔ معذور اور مہمار لوگوں کے حافظے اسی قوت کی بدولت عموماً تیز ہوتے ہیں۔

کے ساتھ جوڑا جاوے۔ لیکن لگژریا لالت میں باہمی تعلق نیچرل اور باتا غنہ ہوگا تو انکو یاد رکھنے میں ذرہ بھی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں ایک خیالی دوسرے خیال کو خود بخود جملادیتا ہے۔

سٹیم سے اجن	راگ سے دل لگی
اجن سے ریلوے	دل لگی سے کھیل
ریلوے سے تار برقی	کھیل سے لڑکے
تار برقی سے بجلی	لڑکے سے جماعت
بجلی سے بادل	جماعت سے سبق
بادل سے میتھ	سبق سے علم
میتھ سے آندھی	علم سے لڑکی
آندھی سے ہوا	لڑکی سے روپیہ
ہوا سے آواز	روپیہ سے آرام
آواز سے راگ	آرام سے خوشی

الفاظ مذکورہ بالا میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ ایک سے دوسرے کا جھوٹ پٹ خیال آجاتا ہے اور ان الفاظ کو ایک سمجھدار آدمی ایک آدھ منٹ میں اول سے اخیر اور اخیر سے اول لفظ تک یاد کر سکتا ہے۔ لیکن جب ایسے الفاظ کو بالترتیب یاد رکھنا منظور ہو جن میں باہمی تعلق کچھ نہ ہو تو ہم اور الفاظ سے مدد لے سکتے ہیں۔ مثلاً کاغذ اور کھیل کے درمیان تعلق قائم کرنے کے لئے ہم اس طرح خیال کر سکتے ہیں کہ کاغذ سے کتاب بنتی ہے اور کتاب لڑکے پڑھتے ہیں اور لڑکے کھیل کو پسند کرتے ہیں پس کاغذ اور کھیل میں ایک ایسا سلسلہ قائم ہو گیا ہے کہ ایک دوسرے کو فوراً یاد دلادیتا ہے۔

میں کلاڑی کا تصور جانتا ہوں جو ہر روز اسٹیشن سے کوچ کیا کرتی ہے۔

جناب صاحب سر سر

میں خیال کرتا ہوں کہ جس طرح سر تمام اعضاء کا مہر دار اور سب سے اوپر ہے اسی طرح لفظ سر کے معنی بھی رجو سر کے بھی مشابہ ہے (سر دار یعنی جناب کے ہیں۔)

جنگ وار

چونکہ وار پنجابی میں حملہ کو کہتے ہیں۔ پس انگریزی لفظ وار کے معنی جنگ وغیرہ فوراً یاد ہو سکتے ہیں۔

ہنسنا لاف

میں خیال کرتا ہوں کہ فلاں شخص نے اس قدر لاف زنی کی کہ سب ہنسنے والے ہنس پڑے۔

گھاس گراس گھس گھس

چونکہ ہندی میں گراس لقمہ کو کہتے ہیں پس میں ایک گائے کا خیال کرتا ہوں جسکو میں نے گھاس گھاس کھاتے دیکھا۔

گھوڑا (پنجابی) گڑا ڈگ

میں خیال کرتا ہوں کہ ہر ایک شخص ایک گھوڑی ہوئی بجگے میں ڈگ یعنی گر

پڑا۔ - انجن - انجن - Engine

میں خیال کرتا ہوں کہ انجن بھی سیاہ دھواں دے صورت کا بل بوتہا ہے۔ پس انجن وہ چیز ہے جس سے دھواں وغیرہ نکلتا ہے۔

اس قسم کی سینیگروں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن بحیال طوالت

ابھی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ مذکورہ بالا مثالوں میں امدادی الفاظ ہم نے اپنے مطلب کے دے ہیں۔ شاید یقین اپنے لئے خود نئے تجویز کر سکتے ہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ جس طرح سے ہر ایک خیالات سابقہ کو خیالات جدیدہ

اب ہر ایک خانہ کے نمبر اور اس کے خانہ کو اس طرح حفظ کرو کہ وہ جس طرح سے چاہیں یاد آ جاویں اور مندرجہ ذیل سوالات سے اپنے یادداشت کا امتحان کر لیں۔

کونسا نمبر وسط اور کونسا نمبر آخری ہے۔ نمبر وسطی سے دائیں اور بائیں طرف کونسا نمبر ہے۔ کونسا نمبر وسط ہے اور پر اور نیچے ہے۔ کون کون سے نمبر ایک دوسرے کے اوپر اور نیچے واقع ہیں اسی طرح یہ بھی پوچھیں۔ نمبر۔ کہاں واقع ہے اور نمبر کس جگہ نمبر وغیرہ وغیرہ۔ اس کے استعمال کا طریق مختصراً یہ ہے کہ ہر ایک چیز کے لئے علیحدہ علیحدہ خانے مقرر کرو اور اگر ممکن نہ ہو تو تسلسل جیالات کے طریق پر خیز اور اس کے خانہ میں باہمی تعلق پیدا کر لو تاکہ نمبر خانہ کو خیال میں لانے سے نمبر خانہ یاد آ جاوے اس کے استعمال کا مفصل حال آگے چل کر بیان کریں گے۔

مہموری الفبٹ یعنی ابجد ہندسہ

ماہران علم و ادب نے یادداشت میں مدد دینے کا ایک اور طریق بھی ایجاد کیا ہے جو بعض حالتوں میں نہایت مفید پایا جاتا ہے اس کا نام مہموری الفبٹ یا ابجد ہندسہ ہے۔

۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
س	د	ل	ر	ی	پ	ت	ٹ	چ	ک
ش				ے	پ (د)	تہ	ٹھ	چھ	خ
					ب	د	ڈ (ڈ)	ج (ز)	کہ
					بھ	دھ	ڈھ	جھ	گ
					م	ن			گم

اصول لوکیشن یعنی باقاعدہ تقسیم و تربیت

سب لوگ جانتے ہیں کہ دنیاوی کاروبار میں باقاعدہ تقسیم و تربیت کی کس قدر ضرورت ہو ا کرتی ہے۔ کتب خانہ ہو یا عجائب خانہ۔ گھر ہو یا دوکان غرضیکہ ہر جگہ تمام اشیاء کا باقاعدہ و باقرنیہ رکھنا ایک ضروری امر ہے و انا اور با سلیقہ عورت گھر میں ہر چیز کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ مخصوص کر دیتی ہے غلامانہ کتب فروش قسم قسم کی کتابوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خانے اور الماریاں مقرر کرتا ہے اور قوت پر اندھیرے میں بھی مطلوبہ کتب کو ٹٹول لیتا ہے۔ اندھوں کا حافظہ جو تیز ہوتا ہے اس کی بھاری وجہ یہی ہے کہ انکو مجبوراً اسی اصول کی مشق کرنی پڑتی ہے۔ وہ اپنے دماغ میں بجائے چیز کے اُس کی جگہ کا تصور جمالیتے ہیں اور وقت پر اسی تصور کے مدد سے اس کے تہ و نشان کو یاد کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک کمرہ کی چمت جس کے نیچے سیمونی ڈس " یونانی شاعر لکھو دے رہا تھا۔ گر گر پڑی اور جو آدمی چمت کے نیچے دیو کر مر گئے انکا پہچاننا محال ہو گیا۔ تب سیمونی ڈس نے انکی تشمت گلاہوں کو یاد کر کے ان سب کو پہچان لیا۔ جان بارٹر صاحب فرماتے ہیں کہ جب کوئی خیال وقت پر یاد نہ آوے تو اس کا علاج یہی اصول ہے وہ کہتے ہیں کہ اکثر واعظ یا لیکچرار اسی اصول کی بدولت بغیر یاداد نوٹ تقریر کیا کرتے ہیں۔ اس اصول کی مشق کا طریقہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اپنے گھر کے کسی ایسے کمرہ کا نقشہ دل میں کیمنچو جس سے تم پورے طور پر واقف ہو اس کو مذکورہ ذیل طریق پر ۹ خانوں میں تقسیم کرو۔

دائیں طرف	۲	بائیں طرف
۴	وسط	۶
۷	۸	۹ آخری

علامہ انریں اسکی مدد سے پہاڑوں کی بلندی دریاؤں کی لمبائی ملکوں کی آبادی بھی یاد رکھ سکتے ہیں۔

انگریزی زبان جلد سیکھنے کے نادر طریق

چونکہ آج کل ہمارے ملک میں زبان انگریزی کی تحصیل ایک اعلیٰ ذریعہ معاش ہونے کی وجہ سے ضروری اور لازمی خیال کی جاتی ہے اور ملک میں ہر درجہ کے لوگ اس کے شائق پائے جاتے ہیں۔ لہذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ہوموطن کے فائدہ کے لئے زبان مذکورہ کے سیکھنے کے چند سہل اور بتائیں سفید طریق بیان کیئے جاویں۔

یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ حسی زبانیں دنیا میں ترویج ہیں وہ سب ایک دوسرے سے اصلیت میں بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ علامہ مذکور میں تمام ملک میں ایسی پوشیدہ اختلافات کے قائم ہوئے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں استعارہ و تشبیہ پیدا ہو گیا ہے کہ بہت سے الفاظ کی اصلیت کا دریافت کرنا محال ہو گیا ہے۔ ہر حال میں قسمیں تبدیلی اظہار خیالات میں سہولیت پیدا کرنے کی وجہ سے بہت ہی مفید ہے۔ اس قسم کے الفاظ جو تلفظ اور معانی میں بہت کچھ مشابہت رکھتے ہوں بہت جلد یاد ہو جاتے ہیں۔

”جان فریٹ ڈیل“ اور ”جان بارٹر“ صاحب فرماتے ہیں کہ کسی زبان کے سیکھنے کے لئے عموماً تین طریق متعارف ہیں۔ اول تکرار یعنی بار بار دہرائی۔ دوم اصل و ثانیہ تسلسل خیالات تکرار دہرائی کے فوائد تو ہم صغیر۔ سوچو جو بولی ظاہر کر کے ہیں اور مول مشابہت اور تسلسل خیالات کا مختصر تذکرہ بھی صفحہ ۵۳ء پر بیان کیا گیا ہے۔ یہاں ہم اپنی ہر دو مول کے مطلق کچھ اور قواعد بیان کرتے ہیں۔

نقش مذکورہ سے ظاہر ہے کہ حروف کی تقسیم بلحاظ آواز کی تھی ہے اور حروف حلقی، حنفی پستی و تسانی وغیرہ وغیرہ علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت زبان میں حروف کی تقسیم بالکل سائٹیفک اور نچرل ہے اور ابجد مذکورہ قریباً تمام زبانوں پر حاوی ہو سکتی ہے۔ جو اشخاص اس کو بخوبی ذہن نشین کر لیں گے وہ شارٹ ہینڈ لینے مختصر نویسی بہت سہولیت سے سیکھ سکیں گے اور اگرچہ یہ صرف ایک دو بار بطور پڑھنے سے ہی سیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن استعمال میں لانے کے لئے بہت سی مشق کی ضرورت ہے اور اس مطلب کے لئے کسی ڈکشنری یا لغات کو سامنے رکھ کر مختلف الفاظ کو ہندسوں میں اور ہندسوں کو الفاظ میں تبدیل کیا کریں۔ اس طرح چند روز کی مشق سے ایسی مہارت ہو جاوے گی کہ ہندسوں کو دیکھنے سے حرف اور حرف کے دیکھنے یا سننے سے ہندسہ متعلقہ فوراً یاد آجائے گا اب ہم اس کے استعمال کی چند ایک مثالیں پیش کرتے ہیں۔

فرض کرو کہ مفصلہ ذیل رقم ہندسی یاد کرنا چاہتے ہیں

(۱) ۱۷۸۵۴۹۷۶۲۳۴۱۰

(۲) ۵۶۷۹۷۰۸۱۰۷۳۱۰

اگر ہم مذکورہ بالا رقم کو بغیر ادا و پیسہ کی البت یاد کرنا چاہیں تو بڑی مشکل اور دقت کا مقابلہ ہو گا۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ انگوبائیوں سے دائیں زیادہ کرنا منظور ہو لیکن اس فرضی ابجد کی مدد سے یہ کام ایک دو منٹ میں ہی حل ہو سکتا ہے لہذا مذکورہ بالا اصول کی یادداشت کے لئے ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں۔

رقوم بالا کو حروف میں تبدیل کرنے سے مفصلہ ذیل الفاظ بنتے ہیں۔
جسکا یاد کرنا چند اس شکل نہیں۔

(۱) پچی روٹ پلرک (۲) کٹر گل سرور پ۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جن الفاظ کے درمیان ہم باہمی تعلق یا مشابہت اور
 تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ ایک لفظ کے معنے یاد ہونے سے دوسرے لفظ کے
 معنے بلا کسی تکلیف کے فوراً یاد ہو سکتے ہیں۔ مثلاً فرض کرو کہ ہم لفظ *Leader*
 لیڈر کے معنے رہنما کے جانتے ہیں اور لفظ *Pleader* پلیڈر کے معنے
 یاد رکھنا کی ضرورت ہے تو ہم اس طرح خیال کر سکتے ہیں کہ چونکہ پلیڈر بھی اپنے
 موکل کی قانونی معاملات میں رہنمائی کرتا ہے اور رہنمائی کرنے والے کو لیڈر
 کہتے ہیں۔ پس پلیڈر اور لیڈر کے معنے ایک سے ہیں۔ اسی طرح لفظ *Part*
 پارٹ کے معنے حصہ یا شرکت کے یاد ہونے پر *Par- Partake*
Partical Party trial حصہ ڈالنا حصہ دار حصہ دار جماعت
 یا اگر وہ حصہ ڈرہ *Impartibell Partition Partner*
 حصہ دار شریک تقسیم حصہ ناقابل تقسیم *Partice- Particeple*
parte شریک ہونا وغیرہ وغیرہ الفاظ کے معنے بلا کسی تکلیف یا محنت کے یاد
 ہو سکتے ہیں۔ لیکن غیر زبان کے الفاظ میں اس قسم کی مطابقت یا تعلق کا قائم
 کرنا ایک سمجھدار طالب علم کا کام ہے۔ اور اگر نیچے یا اُسٹادان اصولوں کے
 مطابق تعلیم دینا شروع کر دیں تو ہر ایک لفظ کا مستفید ہو سکتا ہے۔ زیادہ خوب
 کے لیے ہم مفصلہ ذیل اور مثالیں پیش کرتے ہیں۔

Complaint.

Plaint.

Add

Edit

Vice

Viceroy

Divorce

Diverse

Bind

Band & bondage

ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہم لکھ چکے ہیں کہ چیزوں اور جگہوں وغیرہ کے نام یاد رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جہانِ شک ممکن ہو معلوماتِ سابقہ کے ساتھ مشابہت و مطابقت پیدا کر دیں۔ اور اس کے لیے مفصلہ ذیل ۴ طریقے ہیں۔

(۱) لفظوں کے اہجہ یا لفظ میں تبدیلی پیدا کر لینے سے جیسے *Mouse* سے *moosh* اور *owl* سے *oowl* وغیرہ (۲) لفظ کے کسی حصہ کو بدل دینے سے جیسے *Noxious* سے *Nox* اور *New* سے *niaw* وغیرہ۔ (۳) حسب ضرورت حرف کو کم و بیش کر لینے سے جیسے *Star* سے *stare* اور جوی نایل *Juvenile* سے *Juvinile* جو ان وغیرہ (۴) لفظ کے کسی ایک حصہ کی آواز کی مشابہت سے جیسے ایگناسٹک *Agnastic* سے *gnastic*۔

قاعدہ نمبر ۳۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کیونکہ ایک ہی مصدر یعنی *Root* سے بہت سے الفاظ بنے ہوئے ہیں۔ اس واسطے فیروز باؤں کے سیکھنے کے لیے یہ از حد ضروری ہے کہ الفاظ کی روٹ یعنی مشترکہ اصلیت کو اول بخوبی یاد کر لیں کیونکہ ایک روٹ یعنی مصدر کے یاد ہو جانے سے بہت سے الفاظ میں باہمی مشابہت و تعلق قائم ہو جاوے گا۔ اور وہ بسہولیت تمام فوراً یاد ہو جاوے گے۔ جیسے روٹ *Locus* سے جسکے معنی جگہ کے ہیں مفصلہ ذیل الفاظ بنتے ہیں۔

Locate Lokal Locamatick (۲) اور روٹ

Minus جسکے معنی کمی کے ہیں *Minute Minor Demune*

وغیرہ الفاظ بنے ہیں *ation Lemunich* (۳) اور روٹ

سے جسکے معنی ہاتھ کے ہیں *Manufacture Manual* اسی طرح حرف

ایک روٹ کے یاد ہو جانے سے کم از کم ایک ہزار لفظ کے معنی فوراً یاد ہو جاتے ہیں۔

کہتے ہاؤ اور پھر اپنے منہ کے کو ایک دو چار بار غور پڑھا ہو۔ بعد ازاں اگر ہو سکے
تو آپس میں ایک دوسرے سے سوالات پوچھو۔ اس عام مرد و عورتوں سے
بھی بہت فائدہ حاصل ہو گا۔

آدھی۔ جگہ اور چیزوں کے نام یاد کرنے کا طریق ہم منہ پر ہاتھ کے چکے
ہیں۔ جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس طرح سے ہو سکے انہیں کم و بیش
تبدیلی کر کے انکو معلومات سابقہ کے ساتھ وابستہ کر دیں۔

علامہ انیس جب سلطنتوں اور بادشاہوں کے نام بالترتیب یاد
رہنے مطلوب ہوں تو ہر ایک کے حروف اولین کو بالترتیب جوڑ کر کوئی
لفظ یا فقرہ بناؤ۔ انگلش ہسٹری میں کیبل Cabal منسٹری (ایک مشہور
مثال اس فائدہ کی پائی جاتی ہے۔ جو چارلس ثانی کے پانچ منسٹروں کے
پہلی بیکنگم۔ آرنگٹن لاڈل کے ناموں کے حروف اولین کو ملائے
بنتا ہے۔ یا بصورت دیگر کوئی ایسا فقرہ بنائیں جس کے ہر ایک حرف کا پہلا
حرف سے مطابقت رکھتا ہو۔ ہندوستانی طلباء کی سہولیت کے لئے ہم چند ایک
ہندو مسلمانوں ناموں کے بادشاہوں کے نام بالترتیب اس طریقہ کے
مطابق ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

[یاد رہے کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں صرف حروف اولین مطابقت
رکھتے ہیں]

خاندان عثمانی۔ خانہ آدھی رنج اور ناداری کو بھی کاٹ لیست
ہے۔ دق، قطب الدین، دل، انشور، رضیہ بیگم، دن، ناداری، دب،
دب، بلین، رک، کیتباد۔

خاندان خلجی۔ جرم غلامت خیال کرو۔

Value

Valid

Food

Feed

Capital

Captain

یسی طرح اور بھی بہت سے مفید قواعد اور طریق بتلائے جاسکتے ہیں۔ لیکن یہ خوف طوالت ضروری قواعد کو ہی مختصراً بیان کیا ہے۔ مفصل حالات کے لئے جاری کتاب "امالین انکلس" جو ابھی تیار ہو رہی ہے، کا مطالعہ نہایت ضروری ہو گا۔

ذکورہ بالا قواعد صرف انگریزی کے لئے ہی مخصوص نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک زبان کے لکھنے میں مفید اور کارگر ہو سکتے ہیں۔

تواریخ اور غرضِ قلم یاد کرنے کے سہل ترین طریق

محترم طالب علم کہہ کرتے ہیں کہ مہتری ایک ایسا خشک مضمون ہے کہ جس کا یاد کرنا بہت مشکل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس طرح پر آج کل چارے نکل رہے ہیں مہتری پڑھائی جاتی ہے۔ یہ بالکل نامرغوب وہ بے سود ہے۔ لیکن چونکہ سائنٹیفک کام حاصل کرنا اصل مدعا تعلیم سمجھا جاتا ہے اس واسطے یہ سہل شوار اور خشک مضمون کے یاد کرنے کے سہل ترین طریق بیان کیئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ طالب علموں کے حق میں بہت مفید ثابت ہوں گے۔

تواریخ دیکھو یاد کرنے کے لئے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے دو ہرائی کا اصول اکثر مفید پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مفید قاعدہ یہ ہے کہ چوتھے یا دیکھنا مطلوب ہو اس کے مطلب کو مختصر عبارت میں ایک میلہ دہ کاغذ پر

مبارک خلیجی تاریخ تخت نشینی ۱۲۱۶ء

امدادی لفظ تاریخ تخت نشینی حروف میں کاجوش

دین ک۔ ج۔ و۔ ش

میں خیال کرتا ہوں کہ دین کاجوش سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس مثال میں
(کاجوش) سمجھو سی الفیٹ کے رو سے سنہ مذکور کو ہمیشہ جٹلا دیا کر لگا۔

امدادی لفظ تاریخ تخت نشینی حروف میں

علاؤ الدین آلہ ک۔ ج۔ و۔ ش کی چوب

میں خیال کرتا ہوں کہ فلاں آلہ کی چوب بہت عمدہ ہے۔

مبارک ک۔ ٹ۔ گ۔ سی کا ٹا گیا۔ میں خیال کرتا ہوں
کہ مبارک کا ٹا (یعنی قتل کیا گیا تھا)

اسی طرح امدادی لفظ تاریخ لطائف تاریخ بحروف

پانی پت پانی ۱۲۵۷ء ک م پ۔ سی کم پیا

میں خیال کرتا ہوں کہ ایک دفعہ میں نے پانی کم پیا تھا۔

آک محل محل ۱۲۷۷ء ک۔ ب۔ ٹ۔ سی کبٹری

میں خیال کرتا ہوں کہ ایک کبڑی عورت محل سے گر کر مر گئی۔ اس قسم کی بہت
مثالیں پیش کیجا سکتی ہیں۔ لیکن بنیال طوالت انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے بحکم
کو چاہیے کہ پہلے سمجھو سی الفیٹ کو نوک زبان کر لے اور پھر خود ہر ایک آقہ کو
طریقہ مذکورہ بالا پر یاد کرے۔

اسی طرح دریاؤں کی لمبائی اور پہاڑوں کی اونچائی وغیرہ بھی مذکورہ بالا
قاعدہ کے مطابق یاد ہو سکتی ہے۔ لیکن جاگزی بغیر امداد نقشہ یا دیو ناہرہ پیش

رج، جلال الدین دوع، علاؤ الدین رخ، خسرو دم، مبارک۔

خاندان لودھی۔ بڑا سردار آیا۔

دب، بہلول لودھی (س)، سکندہ پوری (د)، ابراہیم پوری۔

خاندان تغلق۔ غیر مرد سے فساد منٹ کر د۔

رخ، غیاث الدین دم محمد تغلق (ف)، فیروز شاہ تغلق دم محمد تغلق۔

خاندان مغلیہ۔ بارہ ہزار جوان شہر میں آئے اور بڑی جانباز فوج کا مقابلہ علی حکمنندی سے کرتے رہے۔

دب، بابر (ہ)، ہلاؤن (ج)، جہانگیر (ش)، شاہجہان (د)، اورنگ زیب۔

دب، بہادر شاہ (ج)، جہاندار شاہ (ف)، فرخ سیرام، محمد شاہ (د)، محمد شاہ (ع)، عالمگیر ثانی۔

بڑے بازار کے بیچ میں نرنجن نے مکان بنوایا

دب، الحاجی و شوانا تھ (دب)، بالاجی باجی راؤ دم، مادھو راؤ دن، درائی راؤ دم، مادھو راؤ نرائن راؤ رب، باجی راؤ ثانی۔

کسی واقعہ کے سند و تاریخ یا ذکر لے کا اعلیٰ ترین طریق جو اسرار مخفی سے گنا تھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس سند یا تاریخ کو میموری ایفٹ کے قاعدہ کے بموجب حروف میں تبدیل کر کے ایک لفظ بنا لو اور اگر ہو سکے تو پھر اس واقعہ کا لفظ مذکورہ کے ساتھ تسلسل خیالات کے اصول کے مطابق تعلق پیدا کر چسپا کر سند رج ذیل مثالوں سے بخوبی ذہن نشین ہو گا۔

۱۲۹۰ھ

تاریخ تخت نشینی

جلال الدین

۱۲۹۰ھ

علاؤ الدین

سی طرح کل کتاب کا خلاصہ تیار کر چکے کے بعد صرف ایک بار نظر ڈالنے سے ہی تمام کتاب کا نفس مطلب ذہن نشین ہوگا۔ اب اگر اس خلاصہ کا ایک اور مختصر خلاصہ تیار کر لو تو اور بھی مفید ہوگا اور اگر اسے اپنے دوستوں اور ہم جامعوں کی زبان پر سنا دو تو از حد مفید ہوگا اس طریق پر عمل کریں۔ ایک تو بڑی بڑی عبارتوں کا عطر نکالنے کا ڈھنگ آ جاوے گا دوسرا ملاحظہ پر بھی بے فائدہ ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں اس قسم کی عادت سے ایک خاص قسم کی قوت انتخاب انسان کے دماغ میں بہت آسانی سے نشوونما پاوے گی۔ جو مختلف موضوعوں پر اس کے لئے ہنایت ہی مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک اور سہل تاپیر یہ ہے کہ بوقت مطالعہ جو ضروری امور کتاب میں دیکھو۔ ان پر سرح روشنائی سے خط کھینچیو۔ یا کتاب کے حاشیہ یا علیحدہ کاغذ پر ضروری اور شکل باتوں کے نوٹ لکھتے جاؤ۔ اور ضرورت کے وقت کتاب کو کھول کر صرف اپنی یادداشتوں پر نظر ڈال لو۔ اس قاعدہ سے بھی مقصد مذکورہ حاصل ہو سکتا ہے۔

بغیر امداد نوٹ لکچر دینے کی بے نظیر ترکیب

سچ ہے۔ فصاحت جادو کا کلام دیتی ہے۔ محوش بیان حضرات اپنی آتش کلامی سے بڑے بڑے سرکش اور بھاری مخالفوں کو زیر کر دیتے ہیں۔ بات کی بات میں زمانہ کے خیالات کو پلٹا دے کہ ملک کے دنوں پر تسخیر حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن جو فصیح اور مشہور لکچر جوتے ہیں انکی قوت یادداشت بھی عجب کی ہو ا کرتی ہے۔ انکو آٹھ گانے لکچر میں سینکڑوں متضد حوالے بلکہ کئی دفعہ بے لجه فقرات پیش کرنے پڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں لکچر کے مختلف حصوں کی ترتیب اور انکے باہمی تعلق کا خیال رکھنا بھی ایک لازمی امر ہوتا ہے۔ ورنہ ترتیب مضامین میں گڑبڑ پڑنے اور امر ضروریہ کے قبول نہ

ہے اور یہی حال علم ڈاکٹری کا ہے۔ اگر طالب علموں کو پڑھوں اور لکھوں کی مدد سے تعلیم نہ دی جائے تو اس کا پورے طور پر یا وہو تا فریباً ناممکن ہو جائیگا

ایک سرسری نظر میں کتاب کا مضمون یاد کرنے کی ترکیب

ہمارے ملک میں بہت سے نوجوان بلکہ عمر صاحب بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو ایک ایک صفحہ میں قصہ کہانی ناول وغیرہ کی دو چار کتابیں پڑھ جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایک لمحہ کے واسطے انکو بہت حظ و خوشی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس قسم کی مسرت صرف انہی لوگوں کا حصہ ہے جن کا مطالعہ سے کوئی اعلیٰ درجہ کا فائدہ اٹھانے کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ زیادہ تر اپنے جذبات کے جوش و خروش کی سیری کا خیالی ہوتا ہے۔ ایسی کتاب میں حافظہ پر کوئی بات بھی بخوبی جم نہیں سکتی کیونکہ ابھی سطح حافظہ پر ایک مضمون بخوبی گرفت حاصل نہیں کرنے پاتے۔ کہ جھٹ دوسرا اس کو دیکھ دماغ ہوتا ہے ”ڈاکٹر لبروک“ صاحب فرماتے ہیں کہ اس قسم کی عادت حافظہ کے لیے بہت ہی مضر ہے۔ اس سے تعجیل اور شتاب زدگی کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو عام دنیاوی کاموں میں بھی اکثر مارج ہوا کرتی ہے۔

کتاب کو پڑھا کر اگر امتحان وغیرہ کے لیے اس کے مضمون کو یاد کرنا منظور ہو تو اس سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ جب تم کسی کتاب کا مطالعہ شروع کرو۔ سپر پورٹی جواز و بیان پڑھو اور جب اس کا ایک معقول حصہ مثلاً Chapter چھپڑ یا فصل وغیرہ پڑھ چکے تو کتاب بند کر کے جو کچھ پڑھا ہے اس میں مفید اور ضروری ضروری اور کا ایک خلاصہ لکھو یا جو کچھ ان کے مشابہات کے دیکھو کہ یا کوئی ضروری امر یہ تو نہیں یاد آگئی کہ تم کی غلطی یا کوئی نکتہ ضروری درج کر دو۔ اس طرح دوسری فصل کا انتخاب کر دینا اس پہلی ہر دو فصلوں کے خلاصوں کی نظر دل

کے لئے مفید ہوگا۔

اب تم اپنے لکچر کو مختلف حصوں میں تقسیم کرو۔ اور ہر ایک حصے ایک مشہور اور فردری لفظ انتخاب کر کے ان کا الفاظ نقشہ مندرجہ ہذا کے ساتھ تسلسل خیالات کے مطابق باہمی تعلق میں لکرو۔ زیادہ تشریح و توضیح کے لئے ہم ذیل میں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جس طرح کہ ہم راستی پر لکچر دیا چاہتے ہیں۔ پہلے اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جیسے (۱) راستی یعنی سچائی کیا ہے (۲) راستی کے فوائد (۳) راست روی اور کج روی کا مقابلہ (۴) جھوٹ کی مذمت۔

اب خانہ نمبر ۱ کا حصہ اول کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے میں خیال کرتا ہوں کہ سچائی کیا ہے گویا نیکی کی کان ہے۔
(۲) پھر یہ خیال کرتا ہوں کہ جنگی چال سیدھی ہو اسے سب اچھا سمجھتے ہیں اس سے مضمون نمبر ۲ کا خانہ نمبر ۲ سے تعلق پیدا ہو گیا۔
(۳) اسی طرح چونکہ راست روی کج روی یعنی ٹیڑھا چلنے پر بہت فضیلت رکھتی ہے۔ اس سے لفظ ٹیڑھا کا حصہ نمبر ۳ کے ساتھ تعلق پیدا ہو گیا۔ چونکہ دنیا اس شخص کی برائی کرتی ہے جو جھوٹا ہو۔ پس جھوٹ کی برائی کا خانہ نمبر ۴ کے لفظ دنیا سے تعلق ہو گیا۔

اسی طرح بشرط ضرورت باقی ماندہ خانوں کے ساتھ بھی تعلق پیدا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن شائقین اپنی مرضی اور مذاق کے مطابق اس اصول سے کام لے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو مذکورہ بالا خانوں کے لئے یہموری انقش کے مطابق خود نئے الفاظ چن سکتے ہیں۔

ایک سیم صاحبہ کا ذکر ہے کہ جب گر جا میں جائیں تو جو وعظ پادری صاحب فرماتے ہیں اس کے مختلف حصوں کو اگر جا کے خاص خاص کمروں سے منسوب کر لیتیں۔ چنانچہ جب گر جے کسی کو کی طرف خواہ تصور میں دیکھتیں

سے سامعین کے دلوں پر کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک برجستہ اور شستہ تقریر کرنے کے لئے ایک حافظہ کی اذہد ضرورت ہے۔

مشترک پچھڑ صاحب ان اشخاص کے لئے جو عام طبعوں میں لکچر دینا چاہتے ہوں ایک نہایت سہل اور عمدہ ترین تدبیر یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ جو کچھ بیان کرنا چاہیں پہلے لکھ کر بخوبی یاد کر لیں یا کم از کم ایک علیحدہ جگہ پر فرضی سامعین کے سامنے بروئے بیان کر دیں۔ اس سے تقریر کا بہت سا حصہ یاد ہو جائے گا۔ علاوہ انہی زبان پر رہانی آجائے گی اور آئندہ تقریریں جا سجا رکھنے کی وقت بھی بخوبی نہ آئے گی۔ لیکن ڈاکٹر ہاروک صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے مضمون لکھ کر ہر ایک پہلو پر غور کر لو اور پھر ضروری امور کو بخوبی حفظ کر لو اور باقی تمام امدادات کو اس وقت کی یادداشت پر چھوڑ دو۔ مگر مقدم الذکر تدبیر ہماری رائے میں مبتدیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اس سے پہلے ہم کہہ چکے ہیں کہ لکچر اصول لوکیشن کی مدد سے اپنے مضمون کی ترتیب وغیرہ کو بخوبی یاد رکھ سکتے ہیں پس اصول مذکورہ کی شق کے لئے نقشہ مندرجہ صفحہ ۵۲ کا یاد کرنا نہایت ضروری ہے اور جب نقشہ مذکورہ بخوبی یاد ہو جائے تو غانہ نمبر ۱ کو لفظ کان سے اور غانہ نمبر ۲ کو چال سے تعبیر کرو۔ کیونکہ ک اور چ ہموردی البتہ کے رو سے ۱۔ اور ۲ کے برابر ہیں۔

کان	چال	ڈاکٹر کا
دینا	پیار	یار
رات	نعل	وجہ

اسی طرح غانہ ۳ کو لفظ ٹیڑھا اور غانہ نمبر ۴ کو دینا اور نمبر ۵ کو پیار سے تعبیر کرو کیونکہ ان الفاظ کے حرف اولین ۳۔ ۴۔ ۵ کے برابر ہیں اور نمبر ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹ کو الفاظ یار۔ رات۔ نعل۔ وجہ سے تعبیر کرو ان کے حرف اولین ی۔ ر۔ ل۔ د۔ چ۔ ۷۔ ۸۔ ۹ کے برابر ہیں اور انکو بخوبی یاد کر لو۔ کیونکہ ایک دفعہ کا یاد کیا ہوا ہمیشہ

اسی طرح ہندوستان کی مشہور جھیلیں اس قسم سے بخوبی یاد ہو جادیں گی
 ہندوستان میں چھ ہیں جھیلیں جن میں رہتے اکثر کچھ - ور - کلہ - سامبر -
 چٹکا پٹی کاٹ رن کچھ
 پنجاب کی چھاؤنیوں کے لئے ذیل کے پنجابی اشعار خوب موزون ہیں۔
 دہلی اور فیروز پور شہر جانہ ہر جان - میانمیر اور جگسو - راولپنڈی لہستان -
 شہر انبالہ اور سیالکوٹ اور ہے ایبٹ آباد - ڈیرہ اسماعیل خان بنوں ٹانک کریانہ
 راجن پور اور شہر پشاور باقی ایک ہزار چھاؤنی ملک پنجاب کی ختم ہوئیں اسے یار
 شاعر لوگ اگر تو اریح اور جعفر فیہ دگر امر وغیرہ کے مشہور رسائل کو منظم
 کر دیں تو طالب علموں کے لئے بہت ہی معینہ ہوں۔

طریق مطالعہ و کتب بینی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ طالب علم کتاب لئے کر بیٹھتا ہے۔ سبق وغیرہ یاد
 کرنے کی بہتری کو شش کرتا ہے۔ جب یوں میں دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ
 بہت تھوڑا یاد ہوا ہے۔ کاش کہ بچا رے طالب علم طریق مطالعہ سے واقف
 ہوتے۔ ایک تو بے فائدہ محنت اور مغز خوری سے بچ جاتے دوسرے
 تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ یاد کر لیتے۔

ڈاکٹر سائیل صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کسی کام کے کرنے سے پہلے
 سب سے مقدم مستقل ارادہ ہے اس سے شکل سے شکل کام بھی
 آسان ہو جاتا ہے۔ پس کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے دل میں بخوبی نشان
 لو کہ بغیر سرانجام دئے اسے ہرگز نہیں چھوڑیں گے جب کتاب کو پڑھنا
 شروع کرو۔ جو فقرہ پڑھو اس کے مطلب کو ذہن نشین کر لو جلدی اور
 روانی سے ہرگز کام نہ لو۔ صرف اس قدر مطالعہ کرو جس کے یاد رکھنے کی
 اپنے دماغ میں گنجائش اور طاقت دیکھو اس طرح جب پوری توجہ کے

وہ حصہ و غلط کام جو اس کو سب سے نسبت دی ہوئی فی الفور یاد آجائے۔

نظم اور حافظہ

اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بہ نسبت نثر کے نظم پر طبیعت زیادہ جتنی ہے اور وہ بے کم و کاست یاد بھی بہت جلد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک معرعہ کے قافیہ و ردیف میں اس قسم کی مناسبت ہوتی ہے کہ بلا کو شش خود بخود ایک دوسرے کو یاد دلادیتا ہے علاوہ ازیں نظم کی تعین۔ اسکی نازک خیالی۔ اور سب سے بڑھ کر اس کا راگ کے ساتھ گہرا تعلق یہ سب امور انسان کے دل پر ایک عجیب اثر ڈالتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نظم بمقابلہ نثر کے بہت جلد حفظ ہو سکتی ہے۔

اور اگر مشہور اور ضروری مسائل نظم میں بیان کئے جاویں۔ تو ان کے حفظ کرنے میں بہت کچھ سہولیت ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر ہالبروک صاحب فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنے حافظہ کو اس غرض سے بڑھانا چاہتے ہیں کہ جو کچھ پڑھیں یا مطالعہ کریں وہ بخوبی یاد ہو جاوے۔ نیز وہ لوگ جو برجستہ تقریر کرنے اور فصیح لکچرار بننے کے خواہشمند ہوں انکے واسطے عمدہ طریق یہ ہے کہ وہ پہلے نظم یاد کرنا شروع کریں۔ نظم سے نہ تو انکا حافظہ تھکے گا اور نہ ہی انکو کچھ وقت محسوس ہوگی۔ بلکہ نظم یاد کرنے سے انکے دل کو بھی ایک قسم کی فرحت اور تروتازگی حاصل ہوگی۔ دوسری زبان میں بھی تیزی اور روانگی آجاوے گی اور جب شعروں کی یاد کرنے کی مشق ہو جاوے تو نثر کا یاد کرنا چنداں مشکل نہ ہوگا۔ انگریزی ہینوں کے نام اور تعداد ایام مندرجہ ذیل اشعار سے پتہ چلے گا کہ عمر بھر کے لئے زبان یاد ہو گئے۔

تیس ہیں دن تبصر کے۔ اپریل جون نومبر کے۔ فروری کے اٹھائیس
باقی سب کے ایک اور تیس۔

فروری جب ایسکا آئی اٹھائیس پر ایک بڑا دے

مطالعہ کارات کے ۴ بجے ہے۔ مگر یاد رہے کہ مطالعہ کے بعد دل و دماغ کو اس قدر وقفہ آرام حاصل ہو کہ وہ تازہ ہو کر پھر کام کے لئے مستعد ہو جاویں اور جب ایک مضمون سے طبیعت اُچٹ ہو جاوے تو جھٹ دوسری طرف لگا دو۔ لیکن مد سے زیادہ مت پڑ ہو۔ اس سے بنیاد صحت جلد کھوکھلی ہو جاتی ہے۔

علم فراموشی اور اُس کے فوائد

سچ ہے دنیا میں کوئی چیز بھی بے فائدہ نہیں یاد رکھنا تو بادی النظر میں مفید معلوم ہوتا ہی ہے۔ فراموشی بھی سینکڑوں اوصاف سے ملبوس ہے۔ جب سائی مونڈرس نے مس ٹائل سے کہا کہ آپ مجھ سے قوت حافظہ کے بڑھ جانے کا علم سیکھ لیجئے تو اس نے جواب دیا کہ میری تو یہی خواہش ہے کہ میں پہلے علم فراموشی سیکھوں یہ جواب بھی خالی از حاکمت نہ تھا۔ کون ہے جو یہ خواہش نہ رکھتا ہو کہ اُسے تمام بُری عادتیں۔ غلط رائیں اور ناقابل برداشت معیبتیں ہمیشہ کے لئے بھول جاویں، انسان ترقی اب تک کیون غیر مکمل اور ادھوری ہے وجہ صرف یہ کہ ہم لوگ اُن غلط راؤں اور ریکرڈاریوں کو فراموش نہیں کرتے جنکو ہم نے سچ مان رکھا ہے اور جنکو ہم لُبّا بِلُبّا اور نِسّا بِلِسّا چھوڑ جاتے ہیں + فخر حکماء اکثر غلام بنی صاحب رسالہ عذۃ البیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گزشتہ ایام پر غور سے نظر ڈالے ممکن نہیں کہ اُس کے دل پر ایک قسم کی خشکی اور کسالت نہ چھا جاوے اس کو بہت سے معایب ایسے یاد آتے ہیں جو اُسکی اپنی بے وقوفی سے اس پر نازل ہوئے تھے اور بہت سے ایسے واقعات کا خیال آتا ہے جو اس کی فطرت یا بے پروائی سے اس کے ہاتھ سے نکل گئے اس کے عزیز متوفیوں کی شکلیں اس کی آنکھوں کے سامنے آتی ہیں اور وہ اپنے ہم صحبتوں پر پیار

ساتھ مطالعہ کر چکوں تو کتاب بند کر کے جو کچھ پڑھا ہو اُسے دہراؤ اور جو الفاظ فراموش ہو گئے ہوں اُنکو پھر فوراً یاد کرنے کی کوشش کرو۔ جو بات تمہاری لیاقت سے باہر ہو اس کو قبل ازیں یاد کرنے کی کوشش میں اپنے حافظہ کو خراب مت کرو۔ اگر کتب بینی کا شوق ہے تو ہمیشہ مفید اور دلچسپ کتابوں کا مطالعہ کرو کیونکہ دلپسند مضامین پر ایک تو طبیعت خوب جمتی ہے دوسرے دل کو فرحت اور طبیعت کو شادمانی بھی حاصل ہوتی ہے۔

مطالعہ کرتے وقت طبیعت کا یکسو ہونا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ مطالعہ سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ مطالعہ کرنے کے لئے طبیعت کا یکجا ہونا نہایت ضروری ہے وہاں مناسب مقام اور جگہ کا ہونا بھی لازمی ہے۔ پس جگہ ایسی ہو جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو اور نہ کوئی ایسی چیز پاس ہو جو تمہاری نظر یا خیالات کو اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ لیکن جب اور خیالات تمہاری توجہ کو اپنی طرف کھینچیں تو اس صورت میں دیکھی آواز کے ساتھ مطالعہ کرنا نہایت مفید ہوگا۔ پڑھتے وقت جو ضروری باتیں کتاب میں دیکھو اُن پر پنسل یا سرنخ روشنائی سے خط کھینچو تاکہ پھر جب بھی ضرورت پڑے اُن پر فوراً نگاہ پڑ سکے۔ مطالعہ کے واسطے وقت کا لحاظ بھی ضرور رکھو بے وقت مطالعہ سے بجائے نفع کے اکثر نقصان ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق سب سے عمدہ وقت وہ ہے جبکہ عمدہ خالی ہو۔ یا کھانا ہضم ہو چکا ہو۔ مٹا کھانا کھانے کے بعد مطالعہ کرنا سخت مفید ہے۔ علی الصبح اور سر شام مطالعہ کرنا نہایت مفید اور عین مصلحت پر مبنی ہے کیونکہ یہ دونوں وقت ایسے ہیں کہ قدرتی طور پر خاموشی اور جمعیت میں برتری ہوتی ہے۔ ہمیشہ رات کو عرصہ تک مطالعہ کرنے سے بھی پرہیز کرنا لازمی ہے کیونکہ دماغ سارے دن کے کام کاج سے خستہ ہوتا ہے۔ اور علاوہ ازیں دیگر قوائے بھی تھکے ہوتے ہیں پس سب سے عمدہ وقت

جس سے اُس کے دل کا رجحان مذاق اور اُس کا چالچلن بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کا ایک عجیب طریق مسٹر ڈیلیو۔ ڈیلیو وایٹ صاحب یوں تحریر فرماتے ہیں کہ کسی ایک لفظ سے شروع کر کے پچاس ساٹھ الفاظ اپنی یادداشت سے حسب ترتیب کہو۔ مثلاً فرض کرو کہ پہلا لفظ گاؤں ہے۔ اب دوسرا لفظ وہ ہونا چاہئے جو اس کے بعد قدرتی طور پر سب سے پہلے تمہارے خیال میں آدے جو غالباً دودھ ہو گا۔ اس طرح تسیر الفاظ ایسا ہو جو دوسرے لفظ یعنی دودھ کے خیال میں لانے سے فی الفور یاد آ جاوے علیٰ ہذا تیسرے سے چوتھے اور چوتھے سے پچواں لفظ پیدا ہو لیکن مادر ہے کہ کسی لفظ کا خیال ایک سے زیادہ باہمی الفاظ کے ملاپ سے پیدا نہ ہو۔ بلکہ ایک لفظ اپنے الجد کے لفظ کو تجویز کرے۔ اس طرح تم کو کسی شخص کے دل کا آئینہ ہاتھ لگھائے گا۔ جس سے فوراً معلوم ہو سکے گا کہ آیا اُس کا دل کس قسم کی باتوں کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے اور کہ وہ کن باتوں میں خاص مذاق اور دسترس رکھتا ہے اور کن پہلوؤں میں بالکل ناواقف اور بے خبر ہے۔

کسی شخص کی عمر بتانے کا عجیب و غریب طریق

جدول مندرجہ ذیل کسی شخص کو دکھاؤ اور اُس سے پوچھو کہ کس کس لائن یا سطر میں اُس کی عمر کی تعداد سال پاتی جاتی ہے۔ جن جن سطروں کا حوالہ دے ان کے سب سے اوپر کے ہندسوں کو جمع کر دو یہی اس کی عمر ہوگی۔ مثلاً کسی شخص کی عمر خانہ ۱۹-۲۰-۲۱ میں پائی جائے تو اس کی عمر ۲۱ سال کی ہوگی۔

(جدول مذکورہ کے لئے دیکھو صفحہ ۵۲)

دوستوں کی جدائی کا ماتم کرتا ہے جو اس کے دیکھتے دیکھتے پنجہ اجل میں گرفتار ہوئے۔

علم فراموشی کا مشہور سبق یہ ہے کہ اول ہم خود بذریعہ عقل اپنے دل کا امتحان کرنا سیکھیں اور اگر خود نہ کر سکیں تو اپنے کسی خیر خواہ اور صادق دوست سے کہیں کہ وہ ہمارے خیالات اور افعال کی بابت آزادانہ رائے ظاہر کر دے۔ اس سے فوراً معلوم ہو جا دیکھا کہ ہم میں کون سے خیالات اچھے اور کون سے خیالات بُرے اور قابل فراموشی پائے جاتے ہیں۔ پھر چاہئے کہ دل کو ہمیشہ اُن امور کی طرف لگانے رکھیں جو نیک اور مفید ہوں لیکن اس قسم کی کامیابی بغیر مستقل ارادہ و قوت تصفیہ بالکل محال ہے۔ پس جب تم کسی بد خیال کو فراموش کرنا چاہو تو دل و جان سے اس کے مقابل کے نیک خیال کی طرف جُحک جاؤ اور من کو اُن ہی میں لگائے رکھو۔ اس طرح پر وہ بُر خیال فوراً فراموش ہو جا دے گا۔ علاوہ ازیں اُن نیک بالحن ہمارے اور خوش خلق اصحاب کی ہم نشینی اور صحبت سے فائدہ اٹھاؤ جو اُن عادات سے میرا ہوں صرف اسی طریق سے غلط راؤں اور خیالات فاسدہ سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

کسی شخص کا چاچا پچلن اس کی یادداشت سے معلوم کرنے کا طریقہ

چونکہ دماغ آلہ امن ہونے کی وجہ سے اُنہی امور کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے جن کی طرف دل اجازت دیوے اس لئے کسی شخص کے دماغی افعال و یادداشت سے اُس کی عادات اور میلان طبع کا معلوم کرنا بالکل قرین قیاس ہے۔ ”ڈاکٹر جتیم“ صاحب فرماتے ہیں کہ حافظہ انسان کے دل کا آئینہ

۵ منٹ میں کسی سال کی جہتری یاد کرنا کیلئے

سالانہ جہتری یاد کرنا عظیم درجہ کا اس کے مختصر بناوٹ میں ہی ہے۔ اگر ہم ہر ایک سال کی پہلی آیت وار کی تاریخ کو یاد کر لیں تو گویا تمام سال کی جہتری یاد ہو گئی۔ کیونکہ پھر تو دیگر تاریخوں کی تاریخ فوراً بغیر کسی تکلیف کے معلوم ہو سکتی ہے اور آجیوار اور تاریخ میں باہمی تعلق قائم کرنے کے لئے میموری الفہٹ سے مدد لے سکتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے بخوبی ظاہر ہوگا۔

جہتری سال ۱۹۰۰ء

آیت وار	ر۔	رام	جولائی ۱	ک	کلام
جنوری ۷	ت۔	تماشہ	اگست ۵	پ	پہر
فروری ۲	د۔	دکھلا	ستمبر ۲	ج	چار
مارچ ۲	ک۔	کر	اکتوبر ۷	ر	روز
اپریل ۱	ی۔	یونی	نومبر ۲	ت	سیک
مئی ۶	ٹ۔	ٹال گیا	دسمبر ۲	ج	چلا گیا
جون ۳					

اب ان الفاظ کو باہم جوڑنے سے یہ فقرہ بنائے۔ رام تماشہ دکھلا کر یہ بھی ٹال گیا۔
 کلام پر چار روز تک چلا گیا۔ جو پانچ چھ منٹ میں بآسانی یاد ہو سکتا ہے اس طرح یہ فقرہ
 ۱۹۰۰ء کے لئے بھی کارآمد ہو سکتا ہے۔ اگر بجائے آیت کے سوموار فرض کیا جاوے
 اور پھر اگر بجائے سوموار کے منگلوار تصور کیا جاوے تو یہی فقرہ ۱۹۰۲ء کی جگہ کم دے گا
 اس طرح صرف ایک بار کی تکلیف سے مدامی جہتری یاد ہو سکتی ہے۔

۳۲	۱۴	۸	۷	۲	۱
۳۳	۱۶	۹	۵	۳	۲
۳۴	۱۸	۱۰	۴	۴	۵
۳۵	۱۹	۱۱	۶	۶	۶
۳۶	۲۰	۱۲	۱۲	۱۰	۹
۳۷	۲۱	۱۳	۱۳	۱۱	۱۱
۳۸	۲۲	۱۴	۱۴	۱۲	۱۲
۳۹	۲۳	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۴۰	۲۴	۱۶	۲۰	۱۸	۱۶
۴۱	۲۵	۱۷	۲۱	۱۹	۱۹
۴۲	۲۶	۱۸	۲۲	۲۲	۲۱
۴۳	۲۷	۱۹	۲۳	۲۳	۲۲
۴۴	۲۸	۲۰	۲۸	۲۴	۲۵
۴۵	۲۹	۲۱	۲۹	۲۶	۲۶
۴۶	۳۰	۲۲	۳۰	۳۰	۲۹
۴۷	۳۱	۲۳	۳۱	۳۱	۳۱
۴۸	۳۲	۲۴	۳۲	۳۲	۳۳
۴۹	۳۳	۲۵	۳۶	۳۵	۳۵
۵۰	۳۴	۲۶	۳۸	۳۸	۳۶
۵۱	۳۵	۲۷	۳۹	۳۹	۳۹
۵۲	۳۶	۲۸	۴۰	۴۰	۴۱
۵۳	۳۷	۲۹	۴۱	۴۱	۴۲
۵۴	۳۸	۳۰	۴۲	۴۲	۴۵
۵۵	۳۹	۳۱	۴۳	۴۳	۴۶
۵۶	۴۰	۳۲	۴۴	۴۴	۴۹
۵۷	۴۱	۳۳	۴۵	۴۵	۵۱
۵۸	۴۲	۳۴	۴۶	۴۶	۵۲
۵۹	۴۳	۳۵	۴۷	۴۷	۵۵
۶۰	۴۴	۳۶	۴۸	۴۸	۴۱
۶۱	۴۵	۳۷	۴۹	۴۹	۴۳
۶۲	۴۶	۳۸	۵۰	۵۰	۴۳
۶۳	۴۷	۳۹	۵۱	۵۱	۴۳
۶۴	۴۸	۴۰	۵۲	۵۲	۴۳
۶۵	۴۹	۴۱	۵۳	۵۳	۴۳
۶۶	۵۰	۴۲	۵۴	۵۴	۴۳
۶۷	۵۱	۴۳	۵۵	۵۵	۴۳
۶۸	۵۲	۴۴	۵۶	۵۶	۴۳
۶۹	۵۳	۴۵	۵۷	۵۷	۴۳
۷۰	۵۴	۴۶	۵۸	۵۸	۴۳
۷۱	۵۵	۴۷	۵۹	۵۹	۴۳
۷۲	۵۶	۴۸	۶۰	۶۰	۴۳
۷۳	۵۷	۴۹	۶۱	۶۱	۴۳
۷۴	۵۸	۵۰	۶۲	۶۲	۴۳
۷۵	۵۹	۵۱	۶۳	۶۳	۴۳
۷۶	۶۰	۵۲	۶۴	۶۴	۴۳
۷۷	۶۱	۵۳	۶۵	۶۵	۴۳
۷۸	۶۲	۵۴	۶۶	۶۶	۴۳
۷۹	۶۳	۵۵	۶۷	۶۷	۴۳
۸۰	۶۴	۵۶	۶۸	۶۸	۴۳
۸۱	۶۵	۵۷	۶۹	۶۹	۴۳
۸۲	۶۶	۵۸	۷۰	۷۰	۴۳
۸۳	۶۷	۵۹	۷۱	۷۱	۴۳
۸۴	۶۸	۶۰	۷۲	۷۲	۴۳
۸۵	۶۹	۶۱	۷۳	۷۳	۴۳
۸۶	۷۰	۶۲	۷۴	۷۴	۴۳
۸۷	۷۱	۶۳	۷۵	۷۵	۴۳
۸۸	۷۲	۶۴	۷۶	۷۶	۴۳
۸۹	۷۳	۶۵	۷۷	۷۷	۴۳
۹۰	۷۴	۶۶	۷۸	۷۸	۴۳
۹۱	۷۵	۶۷	۷۹	۷۹	۴۳
۹۲	۷۶	۶۸	۸۰	۸۰	۴۳
۹۳	۷۷	۶۹	۸۱	۸۱	۴۳
۹۴	۷۸	۷۰	۸۲	۸۲	۴۳
۹۵	۷۹	۷۱	۸۳	۸۳	۴۳
۹۶	۸۰	۷۲	۸۴	۸۴	۴۳
۹۷	۸۱	۷۳	۸۵	۸۵	۴۳
۹۸	۸۲	۷۴	۸۶	۸۶	۴۳
۹۹	۸۳	۷۵	۸۷	۸۷	۴۳
۱۰۰	۸۴	۷۶	۸۸	۸۸	۴۳

ہندوستان کے مشہور ڈاکو

تانیہا بھیل

”جس نے تیس سال تک گورنمنٹ انگریزی کا مقابلہ کیا۔ اور ہر مرتبہ کامیاب ہوتا رہا۔ جس نے دولت مندوں کو لوٹ کر غریبوں کو مال مال کر دیا۔ جس نے اپنی فیاضیوں کے لئے راتیں ڈکھاٹھاب حاصل کیا۔ جس کی موت پر ہزاروں بھیل گھروں میں ماتم پڑ گیا۔ جو اپنی وضع میں ایک عجیب و غریب انسان تھا۔ جسکی مدد زندگی انسانی فطرت کا بہترین مطالعہ ہے۔ جس کے حالات نہایت مفید سبق اور تجربے حاصل ہوتے ہیں۔ اور جو باوجود ڈاکو ہونے کے ایک طرح پر بڑا دیانت دار۔ راستی پسند فیاض اور قابل محبت شخص تھا“

کی

منفصل و مکمل سوانح عمری اردو میں چھپ کر تیار ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے

صرف پشاور قنیت پر

ناول ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے

اگر آپ کو کتب بینی کا شوق ہے تو ہمیشہ

ناول الحنبلی لاہور

کے نام فہمائش بھیجئے۔ ہر مضمون اور ممبران

کی کتاب آپ کو مقابلتاً ہر ماہ قیمت پر دی جائے

گی۔ مصنف صاحبان سے درخواست ہے کہ اگر

وہ اپنی تازہ تصانیف کا فروخت کرنا چاہیں تو مجھے

خط لکھتے کریں۔ ان کی دماغی محنت کا

منا سب معادضہ نقد روپیہ میں دیا جاوے

گا۔

المطبع
ایشیاداس منجر ناول الحنبلی لاہور